جلد ۲۳ | مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ | یوم شنبہ | مطابق یکم فروری ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۷۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ جنوری۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ آج پونے آٹھ بجے خیر و عافیت ڈلہوزی سے واپس تشریف لائے حضور کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں خیر و عافیت ہے۔

مولوی ارجمند خان صاحب مولوی فاضل مدرس مدرسہ احمدیہ کے ہاں اہلیہ ثانی سے لڑکی پیدا ہوئی۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے ؁

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ خان بہادر شیخ رحمت اللہ صاحب ایس۔ ڈی۔ او۔ کا لڑکا حشمت علی جو لبا رضہ مرگی بیمار تھا۔ فوت ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ نعم البدل عطا فرما کر والدین کے مجروح دِلوں کو تسکین بخشے ؁

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو

فرمایا:۔ "اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے۔ تو بھی صبر کرو میں سمجھتا ہوں۔ کہ جب کسی کے پیر و مرشد کو گالیاں دیجائیں یا اس کے رسُول کے متعلق ہتک آمیز کلمے کہے جائیں۔ تو کیسا جوش ہوتا ہے۔ مگر تم صبر کرو۔ اور حلم سے کلام کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا اس وقت کا غصہ کوئی خرابی پیدا کر دے۔ جس سے سارا سلسلہ بدنام ہو۔ یا کوئی مقدمہ بنے جس سے سب کو تشویش ہو سب نبیوں کو گالیاں دی گئی ہیں۔ یہ انبیاء کا ورثہ ہے۔ ہم اس سے کیونکر محروم رہ سکتے تھے۔ ایسے بن جاؤ کہ گویا مسلوب الغضب ہو۔ تم کو گویا غضب کے قویٰ ہی نہیں دیئے گئے دیکھو اگر کچھ بھی تاریکی کا حصہ ہے۔ تو نور نہیں آئے گا۔ نور اور ظلمت جمع نہیں ہو سکتے جب نور آجائیگا۔ تو ظلمت نہیں رہے گی۔

تم اپنے سارے ہی قویٰ کو پُورے طور سے اللہ تعالےٰ کی فرمانبرداری میں لگاؤ۔ اور جو جو کمی کسی قوت میں ہو۔ اُسے اُس پان والے کی طرح جو گندے پان تلاش کر کے پھینک دیتا ہے۔ اپنی گندی عادات کو نکال پھینکو۔ اور سارے اعضاء کی اصلاح کر لو۔ یہ نہ ہو۔ کہ نیکی کرو۔ اور نیکی میں بدی ملا دو۔ توبہ کرتے رہو استغفار کرو۔ دُعا سے ہر وقت کام لو۔ ولی کیا ہوتے ہیں۔ یہی صفات تو اولیاء کے ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھ۔ ہاتھ۔ پاؤں غرض کوئی عضو ہو۔ منشاء الٰہی کے خلاف حرکت نہیں کرتے۔ خدا کی عظمت کا بوجھ ان پر ایسا ہوتا ہے۔ کہ وہ خدا کی اجازت کے بغیر ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں جا سکتے۔ پس تم بھی کوشش کرو۔ خدا بخیل نہیں

ع ہر کہ عارف تراست ترسان تر (الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء)

دیال سنگھ لائبریری ہال لاہور میں مولوی محمد یار صاحب عارف کا لیکچر

لاہور ۲۹ جنوری۔ ۲۷ جنوری بروز اتوار بعد دوپہر دیال سنگھ لائبریری ہال لاہور میں اسلامک سرکل آف سٹوڈنٹس کے اجلاس میں مولوی محمد یار صاحب عارف سابق احمدی مبلغ انگلستان نے "اسلام میں عورت کی حیثیت" کے موضوع پر ایک دلچسپ تقریر کی۔ قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے لیکچرار گورنمنٹ کالج لاہور صدر جلسہ تھے۔

تقریر کے دوران میں مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ عورت کے متعلق اسلامی تعلیم کا اجرا آج سے تیرہ سو سال پہلے عمل میں لایا گیا۔ لیکن یہ بات کس قدر حیرت انگیز ہے۔ کہ وہ تعلیم آج بھی نہایت عمدگی سے انسانی سوسائٹی کی معاشرتی ضروریات کو پورا کر رہی ہے۔ اور دونوں اصناف کے درمیان معاشرتی اقتصادی۔ اخلاقی اور روحانی مساوات قائم کر رہی ہے۔ ازدواجی زندگی میں اسلام بلاشبہ خاوند کو اقتدار تفویض کرتا ہے۔ لیکن اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ خاوند اپنے کنبہ کی گزران کا ذمہ وار ہے۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا اسلام میں عورت جائداد کی وارث ہو سکتی اسے قائم رکھ سکتی۔ اور اس کا انتظام کر سکتی ہے۔ اسے مرد کی طرح خلع کا بھی حق حاصل ہے۔ بعض مصنفین کا یہ واہمہ۔ کہ اسلام عورت کے اندر روح کا قائل نہیں، اب بسرعت دور ہو رہا ہے۔ ان کا یہ خیال قرآن کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کریم مرد اور عورت دونوں پر مساوی ذمہ داری عائد کرتا اور دونوں کو مساوی انعامات اخروی کا حقدار ٹھہراتا ہے۔

احمدی بیکاروں کے متعلق احمدی جماعتوں کا فرض

عرصہ چودہ ماہ ہونے کو ہے۔ کہ سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت سے انیس مطالبات فرمائے تھے۔ علاوہ مالی مطالبہ کے جماعت کے احباب نے دوسرے مطالبات کی طرف بہت کم توجہ دی ہے۔ حالانکہ دوسرے مطالبات بھی بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ اور جماعت کی ترقی بہت حد تک ان کی تعمیل میں مضمر ہے۔ ۲۴ جنوری کے جمعہ کے خطبہ میں حضور نے مطالبات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ایک زبردست خطبہ ارشاد فرمایا ہے۔ اور ہاتھ سے کام کرنے اور بیکاری کو دور کرنے کی مطالبات کی تجدید فرمائی ہے یہ خطبہ بذریعہ الفضل احباب تک پہنچ چکا ہے۔ اس کے مطابق نظارت ہذا نے مرکز میں کام شروع کر دیا ہے۔ اور بیرونی جماعتوں سے امید ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے بیکاروں کی فہرستیں تیار کر کے تربیتی نقطہ نگاہ سے بیکاری کے انسداد کی کوشش کریں گی۔ اور اس کے نتائج سے مرکز کو اطلاع دیں گی۔

(ناظر تعلیم و تربیت)

دارالانوار کے حصہ داروں کے لئے ضروری اعلان

حصہ داران دارالانوار کو حسب قواعد ماہ فروری کی قسط ارسال کرتے ہوئے فی حصہ چار روپیہ اغراض مشترکہ کے بھی بھیجنے چاہئیں۔ لہٰذا اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حصہ داران ماہ فروری کی قسط بجائے ۲۵ کے ۲۹ کے حساب سے ارسال فرما کر ممنون کریں۔

سکرٹری دارالانوار کمیٹی قادیان

چندہ تحریک جدید کی جلد ادائیگی کیلئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ضروری ارشاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دوسرے سال کی مالی تحریک جدید کے سلسلہ میں یہ اعلان فرمایا ہے۔ کہ تحریک جدید کے ماتحت ایک مستقل ریزرو فنڈ قائم کیا جانے والا ہے۔ جس کے لئے حضور نے یہ تجویز فرمائی ہے کہ سال گذشتہ اور سال رواں کے چندہ تحریک جدید میں سے ایک لاکھ روپیہ بچا کر اس فنڈ کے لئے کسی جائداد کے خریدنے یا کسی سودمند تجارت پر اسے صرف کیا جائے۔ تا اس کے نفع سے مستقل طور پر تحریک جدید کے اخراجات پورے ہوں۔ ظاہر ہے۔ کہ اس غرض کے حصول کے لئے اکٹھا روپیہ پاس ہونا چاہئے۔ اس کے لئے حضور کا منشائے مبارک یہ ہے۔ کہ سال رواں کے چندہ تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مخلصین اپنے وعدہ کی رقوم حتے الوسع جلد سے جلد ادا فرمائیں۔ تا اکٹھا روپیہ جمع ہونے پر اسے کسی مفید کام میں لگایا جا سکے۔ کیونکہ جب تک خرید جائداد یا کسی مفید تجارت کے لئے اکٹھا روپیہ پاس نہ ہو۔ اس وقت تک یہ کام نہیں کیا جا سکتا۔ پس چندہ تحریک جدید سال دوم کے وعدے کرنے والے مخلصین سے درخواست ہے۔ کہ وہ اپنی موعودہ رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کو جلد تر پورا کرنے کے لئے فوری اور یکشت ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ کیونکہ جس قدر جلدی وہ اپنی رقوم ادا کرینگے۔ اسی قدر ان کو زیادہ ثواب ملے گا۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو۔ کہ نیکی جتنی جلدی کی جائے۔ اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ سال کے آخر دینگے، بعض اوقات وہ دے ہی نہیں سکتے۔ بعض نے مجھے خطوط لکھے ہیں۔ کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ کہ بعد میں دے دینگے۔ مگر بدبختی سے ملازمت جاتی رہی۔ یا آمد کے دوسرے ذرائع بند ہو گئے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ سال کے آخر تک دینگے۔ جو لوگ آخر وقت نماز ادا کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ وہ بھول بھی جاتے ہیں۔ پہلے دینے کا ثواب زیادہ ہوتا ہے۔ جو شخص آج دیتا ہے۔ وہ اگلے ماہ دسمبر میں دینے والے سے گیارہ ماہ پہلے ثواب حاصل کرتا ہے۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں۔ کہ اسے چھوڑا جا سکے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں، وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو۔ کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے۔ جو پہلے شامل ہوتا ہے۔ سوائے کسی اس مجبوری کے جو خدا کے ہاں بھی مجبوری ہو۔ لیکن وہ مجبوری نہیں، جو انسان خود اپنے لئے قرار دے لے" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش کرتے ہوئے چندہ تحریک جدید سال دوم کا وعدہ کرنے والے مخلصین سے اپیل ہے۔ کہ ہر مخلص اس چندہ کے جلد تر ادا کرنے کے لئے کوشش کرے تاکہ جہاں وہ اپنے عہد کو پورا کرنے والا ہو۔ وہاں سابق بالخیرات بھی ہو۔ چونکہ وہ اپنے اوپر تنگی وارد کر کے اپنا عہد مقررہ میعاد سے بھی پہلے پورا کریگا اس لئے وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے فضلوں کا بھی وارث ہو گا۔ اور چونکہ حضرت امیر المومنین کے منشاء مبارک کو پورا کرنے میں محد ہو گا۔ اس لئے یہ امر حضور کی دعا اور خوشنودی کا بھی محرک ہو گا۔ پس چندہ تحریک جدید کے وعدہ کرنے والے مخلصین کو چاہئے۔ کہ اپنی موعودہ رقوم جلد سے جلد ادا کر کے ثواب حاصل کریں۔ (نوٹ) کارکنان جماعت احمدیہ رقم ارسال کرتے وقت کوپن یا بیمہ میں ادا کرنیوالے احباب کی اسم وار فہرست مہیا کریں۔ ناظر خزانہ الوزرا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۵۴ھ

مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کی مکرر سول نافرمانی

قانون شکنی اور سول نافرمانی کو ہم تو جائز ہی نہیں سمجھتے۔ اور نہ کامیابی کا ذریعہ۔ لیکن مسلمانوں میں سے وہ لوگ جو اس کو کاری حربہ خیال کرتے ہیں۔ انہیں اتنا تو سوچنا چاہئیے کہ جب ان میں نہ تنظیم ہے۔ نہ اتحاد۔ نہ طاقت ہے۔ نہ ہمت۔ نہ اخلاص ہے نہ جوش۔ اور اس کے مقابلہ میں معمولی معمولی ذاتی اغراض کی خاطر غداری اور قوم فروشی کرنے والے ان میں موجود ہیں۔ جو ان کی ہر نقل و حرکت کی اطلاع حکام کو پہونچاتے رہتے ہیں۔ اور انہیں ناکام رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتے رہتے ہیں۔ تو ان کا کسی موقعہ پر سول نافرمانی اختیار کرنا اپنے ہاتھوں اپنی ذلت و رسوائی کا سامان مہیا کرنا نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ کہ مسجد شہید گنج کی واگزاری کے لئے ایک دفعہ قبل ازیں جتھے بازی کر کے سخت ناکامی کا مونہہ دیکھنے کے باوجود حال ہی میں پھر قانون شکنی شروع کر دی گئی ہے جس کا نتیجہ پہلے سے بھی زیادہ شرمناک نکلا۔ اور نکلے گا۔

ازسر نو سول نافرمانی کا آغاز کرتے ہوئے اس کے لیڈر نے جن کا نام بحیثیت لیڈر اسی تحریک میں نظر آیا ہے۔ کہا :-

"اس وقت تک جتنے لیڈر تحریک مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں میدان میں آئے ہیں انہوں نے فیصلہ کر رکھا ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو ٹھنڈا کر دیں گے۔ لیڈروں کا فرض تھا۔ کہ وہ اس تحریک کی کامیابی کے لئے اسے بار بار معرض التوا میں نہ ڈالتے۔ بلکہ مسلمانوں کو ایک جگہ جمع کر کے کوئی ایسا پروگرام پیش کرتے۔ جو اس تحریک کے متعلق کامیاب ہوتا"۔

اس کے بعد جو پروگرام پیش کیا گیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ پانچ پانچ آدمیوں کے جتھے مسجد شہید گنج میں نماز پڑھنے کے لئے جائیں۔ اور اپنے آپ کو گرفتار کرا دیں۔ چنانچہ ایک دو جتھے بھیجے گئے۔ لیکن ان میں شریک ہونے والوں میں سے اکثر نے عدالت میں معافی مانگ لی۔ اور اب جلد ہی سول نافرمانی کی اس تحریک کا خاتمہ نظر آتا ہے۔

جو لوگ اپنی یہ کائنات رکھتے ہوئے سول نافرمانی کا بلند بانگ ڈھول پیٹنا شروع کر دیں اور مسلمانوں کی لیڈری کے دعویدار بن کر حکومت کو قانون شکنی کے ذریعہ شکست دینے کے لئے کھڑے ہوں۔ ان کے متعلق سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ وہ یا تو عقل و فکر سے بالکل عاری ہو چکے ہیں۔ یا پھر دوستی کے لباس میں مسلمانوں کو ذلیل کرانے والے بدترین دشمن ہیں۔

اس موقعہ پر عدالت نے سول نافرمانی کرنے والے مسلمانوں کے متعلق جو رویہ اختیار کیا۔ وہ بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ انہی ایام میں جبکہ سکھوں کو سول نافرمانی کی پاداش میں صرف کچہری کے برخاست ہونے تک کی مختصر سزا دی جاتی رہی۔ مسلمانوں کو باوجود بالکل ایک ہی جرم میں ۱۰ دن قید کی سزا تجویز کی گئی۔ حالانکہ سکھوں کی قانون شکنی اور ان لوگوں کی قانون شکنی میں ایک بہت بڑا فرق بھی تھا۔ اور وہ یہ کہ سکھوں نے ایک باقاعدہ تنظیم کے ساتھ وسیع پیمانہ پر انتظام کرنے کے بعد قومی رنگ میں سول نافرمانی شروع کی۔ اور ان کے نہایت ذمہ وار لیڈروں نے اس میں حصہ لیا۔ لیکن مسلمان قانون شکنوں نے محض آنی جوش میں صرف کھیل کے طور پر یہ شغل اختیار کیا۔ جس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ نہ ان میں کوئی تنظیم ہے نہ ان کی پشت پر کوئی جمعیت ہے۔ اور نہ کوئی ذمہ وار لیڈر ان کے ساتھ شامل ہے۔ چنانچہ خود عدالت کو اپنے فیصلہ میں یہ اعتراف کرنا پڑا۔ کہ "یہ چند جوشیلے نوجوانوں کے طفلانہ کھیل سے زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ ریکارڈ پر یہ واضح کرنے کے لئے کوئی شہادت نہیں ہے کہ ان کا یہ فعل کسی مرتب کردہ یا باقاعدہ پروگرام کے مطابق ہے"۔

مگر باوجود اس کے ان سے یہ مطالبہ کیا گیا۔ کہ نیک چلن اور پُرامن رہنے کے لئے دس دس دن تک کا ۵۰-۵۰ روپیہ کا مچلکہ دیں۔ ورنہ دس دس دن کی قید بھگتیں۔

ایک ہی مقام پر۔ ایک ہی جرم میں۔ ایک ہی عدالت سے سکھ اور مسلمان مجرموں کے ساتھ سلوک کے اس فرق کی وجہ ہمارے خیال میں سوائے اس کے اور کچھ نہیں آ سکتی کہ مسلمانوں کی پراگندگی ان کی بدحالی۔ اور لیڈر گردی کے وبال نے یہاں بھی ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ کاش مسلمان ان باتوں سے عبرت حاصل کر کے اپنے قول اور فعل میں معقولیت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

مولوی ظفر علی صاحب کا عبرتناک مرقع زندگی

اخبار "احسان" کا "ظفر علی خان نمبر" شائع ہو گیا۔ یہ تو معلوم نہیں۔ اس کے اخراجات کے بعد کس قدر منافع ہوا۔ اور اس میں سے مولوی صاحب کو کیا ملا جس سے اندازہ لگایا جا سکے کہ نقدی کی صورت میں انہیں کیا فائدہ پہونچا۔ لیکن یہ ظاہر ہے۔ کہ اس نمبر کی اشاعت سے مولوی ظفر علی صاحب کی ناکامیوں اور نامرادیوں کا ایک عبرتناک مرقع پیش کر کے انہیں اپنے متعلق غور کرنے کا عمدہ موقعہ بہم پہونچا دیا ہے کیونکہ قریباً ہر مضمون کی تان یہاں آ کر ٹوٹتی ہے کہ قوم کو مولوی صاحب کے کمالات کی قدر نہیں انہیں مصائب و آلام کے بھنور میں غوطے کھانے کے لئے تنہا چھوڑ دیا ہے۔ اور وہ کس مپرسی کی حالت میں نہایت تکلیف اور دکھ کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ مثلاً :-

مقالہ افتتاحیہ ان الفاظ پر ختم کیا گیا ہے :-

"مسلمانانِ ہند کی بے حسی کا عالم یہ ہے۔ کہ وہ مولانا ظفر علی خان کے لئے اور ان کے اخبار زمیندار کے لئے چندے کی اپیلیں کرتے ہیں اور پھر انہیں محروم المقصد اور ناکام چھوڑ کر نہ صرف مولانا کے کمالات کے استہزاء کا موجب بنتے ہیں بلکہ ساری ملت کی کور ذوقی اور بے حسی کو عالم آشکارا کر کے خود بھی رسوا ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی رسوا کر بیٹھتے ہیں .... جن لوگوں کے پاس دولت ہے وہ مولانا ظفر علیخاں و امثالہم کو حکومت وقت کا معتوب دیکھ کر اپنی قدر شناسیوں کا ثبوت دینے کا حوصلہ نہیں کر سکتے۔ اور جو آپ کی بارگاہ عظمت کے سامنے خراج عقیدت پیش کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں۔ وہ مولانا صاحب ایسے یا ہم ایسے بے نوا اور خانماں بردوش لوگ ہیں"۔

ایک اور مضمون میں لکھا ہے "کیا اس قائد اعظم کی تمام جگر کاویوں اور دلدوزیوں کا صلہ یہی بے بسی اور بے چارگی ہے .... کیا دس کروڑ ہندوستان میں بسنے والے فرزندانِ توحید میں سے صرف ایک صد باحمیت اور باغیرت مسلمان بھی ایسے نہیں ہے۔ جو پانچ روپیہ ماہانہ کی حقیر رقم مولانا ممدوح کے زمانہ نظر بندی تک مسلسل و متواتر بھیج کر ان کے اہل و عیال کے ذاتی اخراجات کے کفیل ہو سکیں"۔

ایک تیسرے مضمون میں لکھا ہے :-

"مولانا وہی ہیں۔ اور ان کی آتش بیانی وہی ہے لیکن حالات بدل گئے۔ قوم بدل گئی۔ آگ کا اثر قبول کرنے والے بدل گئے۔ غرض سب کچھ بدل گیا۔ اور مولانا ظفر علی قوم سے مایوس ہو گئے"۔

یہ اور اسی قسم کے دوسرے فقرات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب نے اپنی ساری قابلیت اور ساری زندگی جن مشاغل میں گزاری۔ اور آج تک وہ جس راہ پر گامزن رہے ہیں۔ اس کا انجام سوائے ناکامی اور مایوسی کے کچھ نہیں ہوا۔ اس سے اگر وہ آئندہ کے لئے سبق حاصل کر سکیں۔ اور دو گھڑی کی واہ واہ کی بجائے ہمیشہ کی زندگی کو پیش نظر رکھ کر اپنی روش میں تبدیلی کر لیں۔ تو ہم سمجھیں گے۔ کہ "احسان" نے ان کی ناکام و نامراد زندگی کی جو تشہیر کی ہے۔ اس سے انہوں نے خود بھی بہترین صورت میں فائدہ اٹھایا۔ ورنہ کسی کے اعمال کے برے نتائج پیش کر کے کاسہ گدائی پُر کرانے کے لئے چیخنا چلانا۔ یا کسی کی عالت زار پیش کر کے اس لئے رونا دھونا کہ دوسروں کے جذبات رحم کو متحرک کر کے چند پیسے حاصل کئے جائیں ایسی بات نہیں جسے کوئی شریف انسان گوارا کر سکے۔ "احسان" نے نہ صرف مضامین کے ذریعہ بلکہ "ظفر علیخان فنڈ" کے عنوان سے جابجا اشتہارات شائع کر کے دوست فروشی کا جو مظاہرہ کیا ہے۔ وہ اس بات کا مزید ثبوت پیش کرتا ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب کو کسی ایک انسان پر بھی قطعاً کوئی بھروسہ نہیں کرنا چاہئیے۔

قرآن مجید اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر عیسائیوں کے اعتراضات کے جواب

جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس کی جلسہ سالانہ پر تقریر

گذشتہ سے پیوستہ

بے جا تکرار کا اعتراض

ایک اعتراض قرآن مجید پر یہ کیا گیا ہے کہ اس میں گذشتہ انبیاء کے واقعات کی بغیر ضرورت کے تکرار پائی جاتی ہے۔ دوسرے بعض کلمات کو بغیر ضرورت کے بار بار دہرایا گیا ہے۔ مثلاً سورۂ رحمان میں فبایّ اٰلآء ربکما تکذبان کو ۳۱ دفعہ دہرایا گیا ہے۔

اس سوال کا جواب اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں یہ دیا ہے۔ ولقد اھلکنا ما حولکم من القریٰ وصرفنا الآیات لعلھم یرجعون کہ ہم نے بہت سی بستیوں کو جو تمہارے اردگرد تھیں۔ ہلاک کیا اور ہم نے ان نشانات کو مختلف پیراؤں میں بار بار بیان کیا ہے۔ تا وہ اپنے خدا کی طرف رجوع کریں۔ یعنی جیسے سخت نیند والے کو ایک بار آواز دینا کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ بار بار آواز دی جاتی ہے۔ تب وہ جاگتا ہے۔ اسی طرح لوگ اس وقت دنیا میں نہایت درجہ منہمک ہیں۔ اس لئے بار بار ان کو یہ واقعات مختلف پیراؤں میں سنائے جارہے ہیں۔ تا غافل لوگ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں۔ اور مومن رجوع الی اللہ میں اور زیادہ بڑھیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہر تکرار بری نہیں ہوتی۔ مثلاً خوف کے مقام پر کہا جاتا ہے۔ بچو بچو۔ اور یہ بھی بلاغت کلام سے ہے۔ کہ جب کسی امر پر زور دینا مقصود ہو۔ تو اسے بار بار دہرایا جاتا ہے۔ تا وہ بات دلوں میں راسخ ہو جائے۔ اور یہ قاعدہ ہر زبان میں پایا جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ اور فصحاء و بلغاء عرب کے کلام سے ثابت ہے۔ کہ جس امر کی طرف زیادہ توجہ دلانا مقصود ہوتا وہ اس کو دوہراتے تھے۔ چنانچہ حارث بن عباد نے اپنے ایک قصیدہ میں جو اس نے اس وقت لکھا تھا۔ جبکہ اس کے بیٹے بجیر کو مہلہل نے قتل کر دیا کہا ہے ؎

قربا مربط النعامۃ منی لقحت حرب وائل عن حیال

پہلے مصرعہ کو ۴۴ شعروں میں اس نے دوہرایا ہے۔ اور آخری شعر اس کا یہ ہے۔

قربا مربط النعامۃ منی

لبجیر فداہ عمی وخالی

اور مہلہل نے اپنے ایک قصیدہ میں کہا ہے

علی ان لیس عدلا من کلیب

اذا خاف المغار من المغیر

اور پہلے مصرعہ کو ۱۰ دفعہ اس نے دہرایا ہے اور آخری شعر یہ ہے ؎

علی ان لیس عدلا من کلیب

اذا ھتف المثوب بالعشیر

اور لیلی الأخیلیہ نے توبہ کے مرثیہ میں ؎

فنعم الفتیٰ یا توب کنت اذا التقت

کو چھ شعروں کے شروع میں اور ؎

لعمری لانت المرء ابکی لفقدہ

کو چار شعروں میں دہرایا ہے۔ اور عمرو بن کلثوم نے اپنے معلقہ میں ؎

بایّ مشیئۃ عمرو بن ھند

کو دو دفعہ دوہرایا ہے۔

پھر بائیبل میں فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے جس کتاب کو ترجیح دی گئی ہے۔ وہ زبور ہے۔ اس میں اسی طرح بعض کلمات کو مکرر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ زبور ۱۱۵ آیت ۹ تا ۱۱ میں "خداوند پر توکل کر" کے فقرہ کو تین دفعہ دوہرایا گیا ہے اور زبور ۱۳۶ کی کل ۲۶ آیتیں ہیں۔ اور ۲۶ ہی مرتبہ اس فقرہ کو دوہرایا گیا ہے۔ کہ "اس کی رحمت ابد تک ہے" چنانچہ چند فقرات ملاحظہ ہوں۔

خداوند کی شکر گزاری کرو کہ وہ بھلا ہے اور اس کی رحمت ابد تک ہے۔ اس کا جو الہٰوں کا خدا ہے شکر کرو کہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔ اس کا شکر کرو جو خداوندوں کا خداوند ہے۔ کہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔ اسی کا جو اکیلا بڑے عجائب کام کرتا ہے۔ کہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔ اسی کا جس نے دانائی سے آسمان بنائے کہ اس کی رحمت ابد تک ہے۔ الیٰ آخرہ اور سورہ رحمان کی ۷۸ آیتیں ہیں۔ جن میں سے ۳۱ آیتیں فبایّ الآء ربکما تکذبان کی ہیں۔ اور زبور ۱۳۶ کے کل ورسوں کی تعداد ۲۶ ہے۔ اور ۲۶ دفعہ ہی "کہ اس کی رحمت ابد تک ہے" والے فقرہ کو دوہرایا گیا ہے۔ لیکن پادری صاحبان کے دل میں زبور ۱۳۶ کے متعلق کبھی یہ خیال نہیں گزرا۔ کہ یہ کلام غیر فصیح ہے۔ اور اس میں بے جا تکرار سے کام لیا گیا ہے۔ بلکہ وہ اسے نہایت درجہ فصیح و بلیغ کلام مانتے ہیں۔ اور زبور ایک ایسی کتاب ہے۔ جس کا عام طور پر گرجوں میں درس دیا جاتا ہے۔

عربیت کے لحاظ سے اغلاط کا اعتراض

ایک اعتراض پادریوں نے قرآن مجید پر یہ کیا ہے۔ کہ اس کی آیات میں بعض حروف زائد پائے جاتے ہیں۔ اور بعض جگہ نحوی لحاظ سے کلام درست نہیں۔ چنانچہ پہلے کی مثال میں علاوہ دیگر آیات کے ایک آیت یہ پیش کی ہے۔ فلما ذھبوا بہ واجمعوا ان یجعلوہ فی غیابۃ الجب واوحینا الیہ لتنبئنّھم بامرھم ھذا وھم لا یشعرون کہ واوحینا میں واؤ زائد ہے۔ اگر اسے حذف کر دیا جائے۔ تو یہی معنے بالکل درست ہو جاتے ہیں۔

ان کا یہ اعتراض بھی قلت تدبر کا نتیجہ ہے اگر واؤ حذف کر دی جائے۔ تو اس آیت کے معنے یوں ہوں گے۔ جب یوسف کے بھائی اسے لے گئے۔ اور انہوں نے اس امر پر اتفاق کر لیا۔ کہ وہ اسے ویران کنوئیں میں ڈالدیں۔ تو ہم نے اس کی طرف وحی کی۔ کہ آخرکار تو انہیں ان کے اس فعل کی خبر دیگا حالانکہ یہ وحی ان کے اتفاق کر لینے کے وقت نہیں ہوئی۔ بلکہ ان کے ڈالدینے کے بعد ہوئی ہے۔ اور در حقیقت یہاں بہت سا کلام حذف کیا گیا ہے۔ تا ہر ایک انسان اپنی فطرت اپنے احساسات اور جذبات کے مطابق اندازہ کرے۔ کہ جب انہوں نے اپنے بیگناہ اور معصوم بھائی کو جنگل میں ایک ویران کنوئیں میں ڈالنا چاہا۔ تو اس وقت حضرت یوسف علیہ السلام نے ان سے کیا کچھ کہا ہو گا۔ اور کس طرح انہیں خونی رشتے کا تعلق جتلا کر ان سے جذبات کو اپیل کی ہو گی اور ان کی آنکھیں بھائیوں کی ان ظالمانہ حرکات کو دیکھ کر کیا کہہ رہی ہونگی۔ لیکن بھائیوں نے اپنی قساوت قلبی کو انتہا تک پہونچا دیا۔ اور ان کی کوئی بات نہ مانی۔ اور آخر ویران کنوئیں میں ڈال دیا۔ تو اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ انہوں نے از راہ ظلم و ستم اس کو کنوئیں میں ڈال دیا۔ اور ہم نے اسے وحی کے ذریعہ تسلی دی۔ کہ تو زندہ رہے گا۔ اور ان کو اس ظلم سے تو آگاہ کرے گا۔

اللہ تعالےٰ کی عجیب حکمت ہے۔ کہ پادریوں نے جس آیت پر اعتراض کیا۔ وہی آیت ان کے اس اعتراض کو رد کرتی ہے۔ کہ قرآن مجید بائبل کی نقل ہے۔ کیونکہ بائیبل میں اس وحی کا ذکر نہیں ہے۔ اور یہی بات ایک ایسی چیز ہے۔ کہ اس کے ہونے یا نہ ہونے سے اس واقعہ کا رنگ ہی بدل جاتا ہے بائیبل کی غرض صرف قصہ گوئی رہ جاتی ہے۔ لیکن قرآن مجید کی غرض گذشتہ واقعات ذکر کرنے سے آئندہ کے لئے پیشگوئی اور اللہ تعالیٰ کا عالم الغیب ثابت کرنا ہوتی ہے۔

پس اللہ تعالےٰ نے اس آیت کو ایسے رنگ میں پیش کیا۔ کہ بظاہر عیسائیوں کو اس پر اعتراض کا موقعہ ملا۔ جو اگرچہ غلط ہے۔ لیکن اس اعتراض کی وجہ سے ان کی نظر اس آیت پر خاص طور پر پڑ سکتی تھی۔ اور وہ معلوم کر سکتے تھے۔ کہ قرآن مجید بائبل کی نقل نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی غرض محض قصہ بیان کرنا ہے۔

دوسری مثال

آیت واسرّوا النجوی الذین ظلموا پر یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ نحوی لحاظ سے واسرّ النجوی الذین ظلموا چاہیئے تھا۔ نہ کہ اسرّوا جمع کا صیغہ۔ کیونکہ فاعل الذین ظلموا مذکور ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔

کہ اگر وہ غور سے ساری آیت پڑھ لیتے۔ تو یہ اعتراض نہ کرتے۔ پوری آیت یہ ہے۔ ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ وھم یلعبون۔ لاھیۃ قلوبھم و اسروا النجوی الذین ظلموا ھل ھذا الا بشر مثلکم افتاتون السحر وانتم تبصرون۔ یعنی ان کے پاس جب کبھی ان کے رب کے پاس سے نئے پیرایہ میں ذکر آتا ہے۔ تو وہ اس کو کھیلتے ہوئے سنتے ہیں۔ اور ان کے دل غافل ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ جنہوں نے پوشیدہ کمیٹی کی یہ لوگ وہ ہیں۔ جنہوں نے ظلم کیا۔ ظاہر ہے۔ کہ اسروا النجوی میں ضمیر جمع کا تعلق الذین ظلموا سے ہی نہیں۔ بلکہ وھم یلعبون اور لاھیۃ قلوبھم سے بھی ہے۔ اور یہ تعلق اس صورت میں قائم رہ سکتا ہے۔ کہ اسروا جمع کا صیغہ یہاں پر ہوتا۔ اگر واحد کا صیغہ ہوتا۔ تو اس کا تعلق صرف الذین ظلموا سے ہوتا۔ اور پہلی دو باتیں جو وھم یلعبون اور لاھیۃ قلوبھم میں ذکر کی گئی تھیں۔ ان سے ان کا متصف ہونا ثابت نہ ہوسکتا۔ لیکن جمع کا صیغہ لا کر اللہ تعالےٰ نے وہ دونوں باتیں بھی ان کی بتا دیں۔ اور تیسری صفت ان کی الذین ظلموا بھی بتا دی۔ کہ وہ اپنی ان تمام باتوں میں ظلم کے مرتکب ہوئے۔ گویا الذین ظلموا اسروا میں ضمیر مستتر کا بدل ہے۔ پس یہ اعتراض کہ آیت میں اسرّ واحد کا صیغہ ہونا چاہیئے تھا۔ بالکل لغو اور باطل ہے:۔

تاریخ اور جغرافیہ کے لحاظ سے اغلاط کا اعتراض

ایک اعتراض عیسائیوں کی طرف سے قرآن مجید پر یہ کیا جاتا ہے۔ کہ اس میں بعض اغلاط تاریخی لحاظ سے پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ مریم کو عمران کی لڑکی بتا کر پھر اُسے ہارون کی بہن کہکر پکارا گیا ہے جیسا کہ سورہ مریم میں یا اخت ھارون آیا ہے۔ اور چونکہ حضرت ہارون علیہ السلام کی ایک ہمشیرہ مریم تھیں۔ ملاحظہ ہو خروج ۱۵/۲۰ اور ان کے والد کا نام عمران تھا۔ تو تاریخ سے ناواقفیت کی وجہ سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی والدہ مریم کو حضرت ہارون علیہ السلام کے والد عمران کی بیٹی سمجھ کر اُسے ہارونؑ کی ہمشیرہ سمجھ لیا گیا:۔

یہ اعتراض عیسائیوں کی طرف سے ہر زمانہ میں کیا گیا ہے۔ اور میرے نزدیک یہ اعتراض بھی نہایت لغو ہے۔ کیونکہ بائیبل میں ایسی مثالیں موجود ہیں۔ کہ جو پہلے بزرگوں یا نبیوں کے نام ہوتے تھے۔ بعینہٖ وُہی نام بعد میں آنے والوں کے رکھے جاتے تھے۔ چنانچہ سب جانتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے والد ماجد حضرت یعقوب علیہ السلام تھے۔ لیکن متی کے پہلے باب کو پڑھو۔ تو اس میں یہ لکھا ہُوا پاؤ گے۔

متان سے یعقوب پیدا ہُوا۔ اور یعقوب سے یوسف پیدا ہُوا۔ یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہُوا:۔

پس اگر حضرت یعقوب اور حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ پر تقریباً دو ہزار سال گزرنے کے بعد باپ بیٹے کے نام یعقوب اور یوسف ہوسکتے ہیں۔ تو حضرت ہارونؑ کی ہمشیرہ مریم کے نام پر چودہ سَو سال گزرنے کے بعد مریم کے باپ کا نام عمرانؑ اور ان کے بھائی کا نام ہارون کیوں نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ بھی غلط ہے۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے عدم علم کی وجہ سے ایسا کیا۔ کیونکہ یہی اعتراض آپ کے زمانہ میں ہُوا۔ اور آپ نے یہی جواب دیا۔ چنانچہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نجران بھیجا۔ تو ایک شخص نے اعتراض کیا۔ اور کہا۔ کہ الستم تقرؤن یا اخت ھارون وقد کان بین موسیٰ و عیسیٰ ما کان فلم ادر ما اجیبھم فرجعت الی النبی صلے اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ فقال الا اخبرتھم انھم کانوا یسمون بانبیاءھم والصالحین قبلھم (ترمذی جلد ۲۔ تفسیر سورہ مریم) یعنی کیا تم نہیں پڑھتے۔ اے ہارون کی بہن۔ حالانکہ موسےٰ اور عیسےٰ کے درمیان بڑا لمبا زمانہ پایا جاتا ہے۔ تو میں اسے جواب نہ دے سکا۔ جب واپس آیا۔ تو میں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اس امر کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا تو نے اُنہیں کیوں نہ یہ کہا۔ کہ وہ لوگ پہلے انبیاء اور صالحین کے ناموں پر اپنے نام رکھا کرتے تھے:۔

البتہ انجیل میں بعض ایسی باتیں موجود ہیں۔ جو تاریخ قدیم کے صریح منافی ہیں چنانچہ مرقس باب ۲ میں آتا ہے۔ کہ داؤد علیہ السلام کاہنوں کے سردار ابیاتار کے عہد میں بیت اللہ میں داخل ہُوئے۔ اور نذر کی روٹی کھائی۔ لیکن عہدِ قدیم میں یہ واقعہ نوب اخیملک کاہن کے وقت کا بتایا گیا ہے (صموئیل باب ۲۱)

مگر باب ۲۲ سے صاف ظاہر ہے۔ کہ ابیاتار نوب اخیملک کا بیٹا تھا۔ پس عہد قدیم میں تو اسی نذر کی روٹی کھانے کے واقعہ کو بیٹے کے عہد کا بتایا گیا ہے۔ حالانکہ عہدِ قدیم میں اس واقعہ کو اس کے باپ کے زمانہ کا بتایا گیا ہے۔ جس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مؤلف انجیل مرقس نے تاریخ سے ناواقفیت کی وجہ سے ایسا کیا

سورۂ یوسف کی ایک آیت پر اعتراض

سورۂ یوسف کی آیت ثم یاتی من بعد ذٰلک عام فیہ یغاث الناس وفیہ یعصرون پر عیسائی مؤلفین نے یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ مصنف قرآن مجید کو یہ بھی معلوم نہ تھا۔ کہ مصر میں کھیتی باڑی اور سرسبزی نیل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ نہ کہ بارش کے ذریعہ۔ اس لئے فرعون کے خواب کی تعبیر میں حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف یہ منسوب کر دیا۔ کہ سات سالہ قحط کے بعد پھر ایک سال آئیگا جس میں لوگوں پر بارش ہوگی۔ اور خوشحالی کا زمانہ آجائے گا۔

جواب

اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو یہی آیت قرآن مجید کے الہامی ہونے کی دلیل ہے۔ کیونکہ اگرچہ اس وقت ظاہری طور پر مصر کی سرسبزی نیل کی طرف ہی منسوب کی جاتی تھی۔ پس اگر قرآن مجید بھی انسانی کلام ہوتا۔ تو اس میں بھی دریائے نیل کی طرف ہی اس امر کو منسوب کیا جاتا۔ لیکن قرآن مجید میں نیل کا ذکر نہیں کیا گیا۔ بلکہ بارش کو مصر کی سرسبزی کا باعث قرار دیا گیا ہے اور آیت میں یہ نہیں فرمایا۔ کہ مصر میں بارش ہوگی۔ بلکہ یغاث کا لفظ رکھا ہے۔ کہ لوگوں پر بارش ہوگی۔ اور اس بارش کی وجہ سے دریائے نیل میں سیلاب آئیگا اور پھر اس کے ذریعہ سے کھیتی باڑی ہوگی۔ چنانچہ آج کل سوڈان کے شہر خرطوم میں پانی جمع رکھنے۔ اور پانی کو حد سے زیادہ بڑھنے سے روکنے کے لئے بڑے بڑے حوض تیار کئے گئے ہیں۔ اور طغیانی کے وقت تاروں کے ذریعہ سے آگاہ کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ تاریخ سے یہ ثابت ہے۔ کہ فراعنہ مصر نے بھی فیوم کی وادی الریان میں ایک حوض بنایا تھا۔ تا نیل میں طغیانی آکر فصلوں۔ اور انسانوں کی تباہی کا موجب نہ ہو۔

پھر اس آیت میں ایک دقیق اشارہ یہ بھی ہے کہ سات سالہ قحط صرف مصر میں نہیں پڑا تھا۔ کہ اس خوشخبری کو مصر سے محدود کر دیا جاتا۔ بلکہ کنعان کے ملک میں بھی کال تھا۔ دیکھو پیدائش باب ۴۲ اور ظاہر ہے۔ کہ اس خواب کے مطابق جس جس جگہ قحط پڑا تھا۔ سات سال کے بعد اُن سب مقامات سے قحط دُور ہونے کا ذکر تھا۔ اور کنعان وغیرہ میں کھیتی وغیرہ بارش ہی کے ذریعہ ہوتی ہے اس لئے قرآن مجید نے بتایا۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی جو تعبیر کی کہ سات سال کے بعد قحط جاتا رہیگا۔ تو وہ تمام قحط زدہ ممالک کو شامل تھی۔ اس لئے اس تعبیر کو بیان کرنے کے لئے یغاث الناس کے الفاظ ہی موزوں تھے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ میں ایک مثال عہدِ قدیم سے جغرافیہ دانی کی پیش کر دُوں پیدائش باب ۲ میں لکھا ہے:۔

"عدن سے ایک ندی باغ کے سیراب کرنے کو نکلی۔ اور وہاں سے تقسیم ہو کر چار سر سے نہروں کے بنی .... دوسری نہر کا نام جیحون ہے۔ جو کوشش کی ساری زمین کو گھیرتی ہے۔ اور تیسری نہر کا نام دجلہ ہے۔ جو اسور کے پورب جاتی ہے۔ اور چوتھی نہر کا نام فرات ہے"۔

جغرافیہ دان جانتے ہیں۔ کہ جیحون اور ارض کوشش افریقہ میں ہے۔ اور فرات کا مبداء آرمینیا ہے۔ اور دجلہ کا کردستان اور یہ دونوں نہریں خلیج فارس میں جا گرتی ہیں۔ اب کہاں یہ اور کہاں عدن آخر اس جغرافیہ دانی کی بھی تو پادریوں نے کچھ تاویل کی ہوتی۔ کسی نے خوب کہا ہے ؎

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی
پاپوش سے ملائی کرن آفتاب کی

متناقض باتوں کا اعتراض

ایک اعتراض عیسائیوں کی طرف سے قرآن مجید پر یہ کیا گیا ہے۔ کہ اس میں بہت سی متناقض باتیں پائی جاتی ہیں۔ میں اسوقت ان کی ایک بات کو لیتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں موسےٰ کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین (اعراف) کہ جب موسےٰ نے اپنا سونٹا ڈالا۔ تو وہ اژدھا بن گیا۔ اور سورہ نمل میں اس کے خلاف یہ ذکر کیا ہے۔ لما راٰھا تھتز کانّھا جان۔ یعنی جب موسےٰ نے اسے دیکھا۔ تو وہ باریک اور پتلے سانپ کی طرح حرکت کرتا ہوا دکھائی دیا۔ پس سورہ اعراف میں تو اس کو اژدھا قرار دیا گیا ہے۔ اور سورہ نمل میں اس کو باریک اور پتلا سانپ کہا گیا ہے۔

جواب۔ قرآن مجید کی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جہاں فرعون کے سامنے عصا کے پھینکنے کا ذکر ہے۔ وہاں قرآن نے اسے ثعبان قرار دیا ہے۔ اور جہاں علیحدگی میں صرف موسےٰ کو یہ واقعہ دکھایا گیا ہے۔ تو اسے کانّھا جان سے تعبیر کیا ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل آیات سے ظاہر ہے۔

(۱) قال ان کنت جئت باٰیۃ فأت بھا ان کنت من الصادقین فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین (اعراف)

(۲) قال فأت بہ ان کنت من الصادقین فالقیٰ عصاہ فاذا ھی ثعبان مبین (الشعراء) ان دونوں آیات میں فرعون کے مطالبہ پر جب سونٹا پھینکا گیا۔ تو وہ اژدھا بن کر دکھائی دیا۔

(۱) یاموسےٰ انی انا اللہ العزیز الحکیم والق عصاک فلما راٰھا تھتز کانّھا جان ولّٰی مدبرا ولم یعقب یاموسیٰ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون (النمل)

(۲) یاموسیٰ انی انا اللہ رب العالمین وان الق عصاک فلما راٰھا تھتز کانّھا جان ولّٰی مدبرا ولم یعقب یاموسیٰ اقبل ولا تخف انک من الاٰمنین (القصص) ان آیات سے ظاہر ہے۔ کہ جب پہلی دفعہ صرف موسیٰ کو یہ نظارہ دکھایا تو اس وقت انہیں ایک چھوٹے سانپ کی طرح حرکت کرنے والا دکھائی دیا۔ اور سورہ طٰہٰ میں اس کو حیّۃ سے تعبیر کیا ہے۔ چنانچہ فاذا ھی حیّۃ چونکہ حیّۃ لغت میں ہر قسم کے سانپ پر بولا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو لسان العرب) اس لئے اس کو ثعبان کے مقابلہ میں تناقض ثابت کرنے کے لئے پیش نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن جان اور ثعبان میں لغۃً فرق کیا گیا ہے چنانچہ لسان العرب میں لکھا ہے۔ الثعبان الحیّۃ الضخم الطویل الذکر خاصۃ وقیل کل حیّۃ ثعبان والجمع ثعابین قال ابن شمیل الحیات کلھا ثعابان ۔ یعنی ثعبان لمبے اور موٹے نر سانپ کو خاص طور پر کہا جاتا ہے۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ہر قسم کے سانپ کو ثعبان کہتے ہیں چنانچہ ابن شمیل نے بھی یہی کہا ہے۔ اور الجان کے متعلق لسان العرب میں لکھا ہے۔ ضرب من الحیات اکحل العینین یضرب الی الصفرۃ لا یؤذی وھو کثیر فی بیوت الناس ۔ جان ایک قسم کے سیاہ چشم زردی مائل سانپ ہیں جو بے ضرر ہیں۔ اور لوگوں کے گھروں میں بہت ہوتے ہیں۔ اس لغوی تحقیق سے بآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ مذکورہ بالا آیات میں مندرجہ ذیل وجوہ سے کوئی تناقض نہیں ہے۔

(۱) تناقض ثابت کرنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ کہ وقت اور مکان ایک ہو۔ لیکن یہاں مکان اور وقت میں اتحاد نہیں ہے۔ جہاں جان کی طرح ہلتا دکھائی دیا۔ اس کا وقت اور مکان اور ہے۔ اور جہاں ثعبان دکھائی دیا۔ اس کا وقت اور مکان اور ہے۔

(۲) ثعبان تو وہ قد کے لحاظ سے دکھائی دیا۔ اور اپنی حرکت اور تیزی کے لحاظ سے جان دکھائی دیا۔ اسی لئے تحتیں اس کو جان نہیں۔ بلکہ کانّما جان کہا گیا ہے۔ یعنی وہ حرکت کرنے میں سانپوں کی قسم جان کے مشابہ تھا۔

(۳) ابن شمیل کے قول کو صحیح تسلیم کیا جائے۔ تو پھر بھی کوئی اعتراض نہیں رہتا۔

(۴) ان دو مختلف مواقع میں مختلف شکلوں میں دکھانے کی غرض و غائت مختلف تھی۔ موسےٰ علیہ السّلام کو علیحدگی کی حالت میں جان کی شکل میں ہلتا دکھایا گیا۔ اور جان گھریلو بے ضرر سانپ کو کہتے ہیں۔ اور اس کو دوسری جگہ حیّۃ سے تعبیر کیا ہے۔ اور اس میں یہ اشارہ تھا۔ کہ تیری قوم زندہ ہو جائے گی۔ اور جب فرعون کے سامنے بصورت ثعبان دکھایا گیا۔ تو اس سے مقصد فرعون کو اپنی قوت دکھلانا مقصود تھی۔ اور یہ کہ موسےٰ کو غلبہ دیا جائے گا۔ اور بادشاہ ہوں گے۔ چنانچہ تعطیر الانام میں لکھا ہے۔ والثعبان اذا لم یخف منہ الرجل قوتہ ودولتہ ومن رای انہ ملک ثعبانا عظیما فانہ یصیب سلطانا عظیما۔ کہ جو ثعبان کو اپنے ہاتھ میں دیکھے۔ تو اس کی تعبیر یہ لکھی ہے کہ فانہ یصیب الیہ مال من عدو کہ اس کے پاس دشمن کا مال آئے گا۔ چنانچہ موسےٰؑ کو یہ وعدہ دیا گیا تھا۔ کہ

"اور میں ان لوگوں کو مصریوں کی نظر میں عزت بخشوں گا۔ اور یوں ہو گا کہ جب تم جاؤ گے تو خالی ہاتھ نہ جاؤ گے۔ بلکہ ہر ایک عورت پڑوسی سے اور اس سے جو اس کے گھر میں رہتی ہے۔ روپے اور سونے کے برتن اور لباس عاریت لے گی۔ اور تم اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو پہناؤ گے۔ اور مصریوں کو غارت کرو گے"۔

خروج ۳/۲۱ و ۱۲/۳۶

پس ان دونوں باتوں میں کوئی تناقض نہیں ہے۔ اور بھی بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں۔ لیکن قلت وقت کی وجہ سے میں بیان نہیں کر سکتا۔

میری اس تقریر سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ

"قرآن کریم کے ہر ایک ایسے فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے۔ جس کو کافروں کے ہاتھ مخالفانہ حربہ سے منہدم کر کے جھوٹ کے رنگ میں دکھلانا چاہتے ہیں"۔ بالکل صحیح اور برحق ہے۔ اللہ تعالےٰ ہمیں قرآن مجید کا علم عطا فرمائے۔

آمین

آنریبل سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے اعزاز میں

کلکتہ میں گارڈن پارٹی

(از اخبار سٹار آف انڈیا)

سر عبد الحلیم غزنوی ایم۔ ایل۔ اے نے انڈین میوزیم میں سر محمد ظفر اللہ خاں کامرس اینڈ انڈسٹریز ممبر گورنمنٹ آف انڈیا کے اعزاز میں ۱۷ر جنوری ایک گارڈن پارٹی دی۔ جس میں کلکتہ کے ہر مذہب وملت کے معززین نہایت کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔

سر عبد الحلیم غزنوی ہر موقع پر ایک نہایت ہی قابل تعریف میزبان ہوتے ہیں۔ کل کی تقریب جس کے لئے میوزیم کا میدان نہایت شاندار طور پر سجایا گیا۔ ایک ایسی تقریب ہے۔ جو اس عظیم المرتبت مہمان کی عزت کے طور پر ہمیشہ یاد رہے گی۔ جس کے اعزاز میں یہ منعقد کی گئی۔ میدان کے ایک حصہ میں نماز مغرب کے لئے خاص انتظامات کئے گئے تھے۔ اور اس بات کو بہت سے مسلمان مہمانوں نے نہایت پسند کیا۔

حاضرین میں سے سر ارنسٹ برڈن۔ سر جان اور لیڈی ووڈ ہیڈ۔ خواجہ سر ناظم الدین۔ مہاراج اھیراج بہادر آف بردوان۔ مسٹر جسٹس لارٹ ولیمز۔ مسٹر جسٹس کاسٹیلو۔ مسٹر جسٹس اینڈ مسز ہینڈرسن۔ آنریبل سر جارج کیمبل۔ آنریبل سر بی۔ ایل اینڈ لیڈی متر۔ مسٹر جسٹس ایس کے گھوش اور مسز گھوش مہاراجہ بہادر سر بی۔ سی ٹیگور۔ سر آبرن سمتھ۔ پرنس افسر الملک مرزا محمد اکرم حسین۔ مسٹر جسٹس گوہا۔ خان بہادر عزیز الحق۔ مسٹر جسٹس سید نسیم علی۔ سر زاہد سہروردی۔ مسٹر جسٹس ایجلے۔ مسٹر نقل ابراہیم۔ رحمت اللہ۔ مسٹر جسٹس ڈی۔ این متر۔ سر ٹیورڈ یو وائن۔ سر حسن سہروردی۔ مسٹر اور مسز گراہم مہاراج سر من ماتھا ناتھ چوہدری آف سنتوش۔ بریگیڈیر ایم۔ جے کوچ مین۔ سر جیمز پٹ کیتھلی۔ مہاراجکمار اودے چند مہتاب۔ مسٹر آر۔ آر خاں۔ مسٹر الیگزینڈر مرے۔ سر سکندر حیات خاں۔ مسٹر شیوکسن بھاٹر مسٹر ایس۔ ایم شفیع۔ سر یو۔ این برہمچاری۔ سر ہری داس گوئنکا۔ مسٹر آدم جی حاجی داؤد۔ مسٹر ایچ۔ ایس سہروردی۔ مسٹر اینڈ مسز ہیوبرٹ گراہم۔ سر سعد اللہ۔ ڈاکٹر ڈبلیو۔ اے جنکنز۔ مسٹر اور مسز آر تھر ہور۔ مسٹر اے ایچمین نواب زادہ اے۔ ایس۔ ایم لطیف الرحمٰن۔ پرنس قیصر مرزا بہادر سر ڈیوڈ اینڈ لیڈی عزرا۔ کالونل اینڈ مسز آرتھر۔ مسٹر سٹیل پرکنز۔ مسٹر ایس۔ ایم باسو مسٹر تو شر کانتی گھوش مسٹر اینڈ مسز ہارلے۔ مسٹر بی۔ اے لاہری۔ راجا بہادر آف ناشی پور۔ آنریبل مسٹر ایم سہروردی۔ کالونل ایل۔ ای دائننگ۔ مسٹر ورڈز ورتھ۔ مسٹر اینڈ مسز اے۔ ڈی گارڈن۔ مسٹر این۔ کے باشو۔ کپٹن اے۔ ای کردسی۔ مس کر مسز ہور۔ مسٹر جے۔ سی گپتا۔ نواب زادہ اے۔ الیف۔ ایم عبد العلی۔ میجر اور مسز دبیر الدین احمد۔ مسٹر اور مسز جے۔ پی ناجسن۔ مسٹر اور مسز مائیکل۔ لفٹیننٹ کالونل اینڈ مسز آر۔ ای فلاور ڈیو۔ صاحبزادہ امجد حسین۔ آنریبل مسٹر اور مسز ایس کے سنہا۔ مسٹر ایل۔ پی ایٹکنس لفٹنٹ محمد حسین۔ مسٹر سی۔ سی بسواس۔ خان بہادر کے۔ ایم اسد اللہ۔ سر انیس الدولہ۔ سر جیوستا گھوسل۔ مسٹر عیسے بھائی۔ شیخ عبد القادر۔ مسٹر ایم۔ اے اصفہانی مسٹر قاسم اے محمد۔ مسٹر این کیلڈر۔ مسٹر اور مسز گرز۔ مسٹر باوا۔ خان بہادر بی۔ ڈی۔ احمد۔ مسٹر اینڈ مسز ڈی۔ ای۔ ڈی عبارڈ۔ مسٹر اے۔ او۔ براؤن۔ رائے مالی ناتھ۔ رائے بہادر مسٹر درشتی چیٹر جی۔ مسٹر جی۔ ایس رابرٹسن۔ خان بہادر عطاء الرحمٰن۔ خانصاحب چوہدری فرید الدین احمد صدیقی۔ خان بہادر ایس۔ ایم۔ جان۔ لفٹیننٹ کالونل اینڈ مسز این بار دل۔ مسٹر دوست محمد۔ مسٹر سرت چندرا متر۔ مسٹر محمد عبد الحفیظ۔ مولوی دولت احمد خاں۔ پادری ایم۔ ورمیئر۔ رائے صاحب پنڈت کیلاش چندرا جیوتی ہارناؤ۔ لفٹیننٹ کالونل جے۔ سی۔ ڈی۔ خان بہادر قاضی عبید الباری۔ مسٹر آر۔ این سرکار۔ مسٹر اے۔ ڈی بائس شرابری۔ مسٹر محمد یعقوب۔ حاجی عبد الستار۔ مسٹر سرت چندرا بوس۔ سر ہری شنکر پال مسٹر اینڈ مسز وان سومرن۔ نواب زادہ قمر الدین حیدر۔ مسٹر اینڈ مسز ڈاکس برگ۔ دیوان بہادر پی آر سنگھ۔ مسٹر محمد حسین خاں۔ مسٹر محمد رفیق۔ مسٹر کے۔ اے خورشید۔ خان بہادر سید مشفق الصالحین مسٹر کے۔ ایم۔ نیاگی۔ مسٹر کے صدر الدین۔ مسٹر نور النبی۔ مسٹر اے۔ زیڈ حمید اور مسٹر اے۔ آر۔ ایچ۔ اے۔ ستار قابل ذکر ہیں۔

ایک احراری عورت کو دھکے دینے کا جھوٹا الزام

اخبار "مجاہد" ۸ ۱ر جنوری میں "قادیان میں مرزائیوں کے زنانہ جلسہ میں گڑبڑ" اور "حبیب بیگم بتول کو جلسہ سے دھکے دے کر نکال دیا گیا" کے زیر عنوان یہ خبر شائع کی گئی ہے۔ کہ ۲۵ر جنوری "مرزائیوں کے زنانہ جلسہ میں سخت کھلبلی مچ گئی۔ کیونکہ محترمہ حبیب بیگم بتول کابلی جس وقت اس جلسہ میں شرکت کی غرض سے پہونچ گئیں تو مرزائی عورتوں نے ان پر حملہ کر کے جلسہ سے نکال دیا۔ اور جلسہ میں سخت ہڑبونگ مچ گئی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قادیان کی عورتوں میں اس واقعہ سے سخت بے چینی پھیل گئی ہے"۔

"مجاہد" کا یہ بیان جس قدر جھوٹ سے ملوث ہے۔ اس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ ۲۵ر جنوری کو مقامی احمدی خواتین کا کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ نہ ماہواری نہ ہنگامی۔ ماہواری اجلاس بالعموم ہر ماہ کی ۹۔۱۰ تاریخ کو منعقد ہوا کرتے ہیں۔ اور ہنگامی اجلاس اس وقت ہوتا ہے۔ جب کوئی فوری ضرورت پیش آئے لیکن ۲۵ر جنوری کو اس قسم کا کوئی جلسہ نہیں ہوا۔ اور جب جلسہ ہی نہیں ہوا تو کسی عورت کو دھکے دے کر نکالنے کا کیا مطلب۔ البتہ ایک دن وہ عورت جس کا ذکر مجاہد میں کیا گیا ہے۔ اور جو حبیب الرحمٰن کابلی کی جو احراریوں کا بدترین آلہ کار بنا ہوا ہے۔ اور سراسر جھوٹ اور بے بنیاد بکواس کرتا رہتا ہے۔ بیوی ہے دار حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں گھس آئی۔ تو بعض خواتین نے چلے جانے کے لئے کہا۔ اور اس سے نہ کوئی کھلبلی مچی۔ نہ کسی نے اس پر حملہ کیا۔ نہ کوئی بے چینی پھیلی۔

جماعت احمدیہ لکھنؤ کی قرارداد

جماعت احمدیہ لکھنؤ کے ایک غیر معمولی جلسہ منعقدہ ۲۳ر جنوری ۱۹۳۶ء میں بالاتفاق یہ قرارداد پاس کی گئی جماعت احمدیہ کا یہ غیر معمولی جلسہ ہز میجسٹی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی حکومت سے اپنی کمال وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔ اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام کی تعمیل کو اپنے اوپر فرض جان کر ادا کرتا ہے۔ جو آپ نے تاج وتخت برطانیہ سے وفادارانہ تعلق کے متعلق اپنی پاک تعلیمات میں ارشاد فرمائے ہیں یہ جلسہ ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم کی حکومت کی سرسبزی اور بااقبال اور درازی کیلئے دست بدعا ہے

پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن لکھنؤ کی قرارداد تعزیت

ڈاکٹر محمد زبیر صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس لکھنؤ نے حسب ذیل ریزولیوشن برائے اشاعت روانہ کیا ہے "پراونشل احمدیہ ایسوسی ایشن ہز امپیریل میجسٹی شاہ جارج پنجم کے سانحہ ارتحال پر اپنے قلبی حزن وملال کا اظہار کرتی ہے۔ اور اس حادثہ عظیم کو متحدہ ہندوستان کے لئے ایک نقصان عظیم سمجھتی ہے۔ ساتھ ہی ایسوسی ایشن اپنے جوان بخت وجوان سال ہز امپیریل میجسٹی شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم سے اپنے جماعتی اصول وفاداری کے ماتحت اظہار وفاکیشی کرتی ہے"۔

نظارت بیت المال کا نہایت ضروری اعلان

تشخیص فارم ۳۵-۱۹۳۶ء مکمل کر کے جلد بھیجے جائیں

صدر انجمن احمدیہ کے مالی سال ۳۵-۱۹۳۶ء کے اختتام میں صرف تین ماہ باقی رہ گئے ہیں مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ ان جماعتوں کی طرف سے جن کے نام نیچے درج کئے جاتے ہیں اس وقت تک تشخیص فارم ۳۵-۱۹۳۶ء نہیں پہنچے۔ حالانکہ دفتر ہذا کی طرف بھی مطالبات کئے گئے۔ جماعت ناظر صاحبان کی طرف سے بھی مطالبات ہوئے۔ اور اخبار الفضل میں بھی اعلان کئے گئے۔

اب آئندہ سال یعنی ۳۶-۱۹۳۷ء کی تشخیص کا کام چند دنوں میں شروع ہونیوالا ہے۔ اور آئندہ سال کی تشخیص اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک کہ پچھلے سال کی تشخیص مکمل ہو کر دفتر میں نہ پہنچ جائے۔ اس لئے ان جماعتوں کے سکرٹری صاحبان کی خدمت میں فارم تشخیص آمد پھر روانہ کر کے درخواست کرتا ہوں کہ جونہی کہ یہ فارم ان کو ملیں ایک ہفتہ کے اندر اندر ان کی خانہ پری حسب ہدایت کر کے واپس کر دیں۔ اور جن کو یہ فارم کسی وجہ سے نہ پہنچ سکیں۔ وہ فوراً دفتر ہذا سے بعد انتظار طلب فرمالیں۔

جماعت ہائے احمدیہ کے ان عہدیداران و ممبران سے درخواست ہے (جن کے تشخیص فارم تاحال نہیں پہنچے) کہ وہ بعد بدین اعلان ہذا آپس میں پورا پورا تعاون کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری کے صحیح احساس کے نتیجہ میں تشخیص فارم فی الفور وقت مقررہ کے اندر اندر مکمل بہ ہر جہت ارسال کر کے ثواب حاصل کریں۔ یہ بھی واضح رہے کہ ایسی جماعتیں جو ہر طریق سے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے احکام کی تعمیل کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتی ہیں۔ خاص دعاؤں میں حصہ لے سکتی ہیں۔ اور اس دفعہ جو فہرست اسی سلسلہ میں پیش ہونے والی ہے اس میں صرف انہی جماعتوں کا ذکر ہوگا جن کی طرف سے حسب ہدایات فارم ہائے تشخیص آمد ۳۵-۱۹۳۶ء آ چکے ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

نام حلقہ	نام جماعت
گورداسپور	دھرمکوٹ بگا۔ ڈوالہ بانگر۔ بازید چک
سیالکوٹ	گوہد پور۔ درگانوالی۔ کوٹلی ہرنرائن۔ کوردوال بھڑتانوالہ۔ سمبڑیال۔ موسی والا۔ گھنو کے ججہ معہ کوٹ آغا۔ پسرور۔ نوشہرہ۔ گلاس والہ۔ بن باجوہ۔ قلعہ صوبہ سنگھ۔ بالو کے بھگت۔ چونڈہ۔ بھاگووال۔ ننڈکی بیریاں۔ رائے پور۔ قادرآباد۔ لنگروہ۔ ہیلول پور۔ بوبک مرالی۔ مالوکے تنتلے۔ ناروووال۔ ڈیریانوالہ۔ دھمی دیو۔ ننگل۔ رندھیر۔ عینو باجوہ۔ رنگے پور۔ ظفروال۔ بدوملہی۔ جیندر۔ سنگھوے۔ قاتانوالی۔ میانوالی۔ کوٹ باجوہ۔ بریڈمرالہ۔ چوک پور۔ میانہ ڈوگراں۔ کوٹلی لوہاراں۔
امرتسر	بھنڈیار۔
لاہور	لاہور خاص۔ چک ۱۳۶ مغل پور۔ ہانڈو۔ کوٹ رادھاکشن۔ کوٹ محمد امیر۔
شیخوپورہ	ننکانہ صاحب
گوجرانوالہ	تلونڈی کھجوروالی۔ تتلے مالو کے۔ مانگٹ۔
لائلپور	چک ۲۳۳
شاہ پور	چک ۹۹ ع۔ بھیرہ۔
گجرات	شیخ پور۔ دھیر کے کلاں۔ شادیوال۔ گو لیکے۔ سعداللہ پور۔ چک سکندر۔ تہال۔ سوک کلاں۔
جہلم	دوالمیال۔ پنڈدادن خان۔ رسولہ
راولپنڈی	کوہ مری۔
کیمل پور	سہال۔ کوٹ فتح خاں۔
سرحد	رسالپور۔ سرخکی۔
میانوالی	میانوالی۔
فیروز پور	چھاؤنی فیروزپور۔ موگہ۔ قصور۔ کھیم کرن۔ زیرہ معہ ملحقات۔ فرید کوٹ۔ سکھانند للیانی۔ لدھیکے۔ نبوہیں معہ ملحقات۔ کھرپیڑاں۔ کوٹ کپورہ معہ ملحقات۔ فاضلکا معہ ملحقات۔ جلال آباد۔ دیمکی۔ کوٹ کھا بھرہ۔ گدڑپس نابا۔ پٹی معہ ملحقات۔ گل خورد
جالندھر	جالندھر چھاؤنی۔ کریام
ریاست ہائے پٹیالہ	مرزڈی۔ ماچھیواڑہ
دہلی۔ شملہ	ببب گڈھ۔ ملک پور۔ سونی پت
ریاست جموں کشمیر	راجوری۔ بھوساں۔ ریتالی۔ کلاشیوہ۔ ٹامن کوٹ۔ سلواہ۔ پونچھ۔ پیس سینڈری۔ اکاڑہ۔ اسلام آباد۔ چک ایمرچ۔ بوگام۔ زینت پور۔ شرال۔ کرناہ۔ بھدرواہ۔ ادھمپور۔ کنوبیاں۔ مظفرآباد۔ چھانہ۔ گوئی۔ ٹکوٹ۔ سونا گلی۔ مدح شیر خان
سندھ	سکھر۔ چک راوتیانی۔ احمد آباد۔ سٹیٹ۔ مرزا فارم۔ پریاں پور۔ دیہہ ۲ محمود آباد سٹیٹ
بلوچستان	کوئٹہ۔ مستونگ۔
یو۔ پی	بودھ پور۔ قائم گنج۔ ڈیرہ دون۔ شاہجہانپور۔ الہ آباد۔ امروہہ۔ فیروز آباد۔
بہار اڑیسہ	مونگھیر۔ بٹیا۔ آرہ۔ کٹک۔ سونگڑہ۔ کیرنگ۔ رانچی۔ بالیسر۔ ردپور۔ کورڈا۔ آسیلی۔
بنگال آسام	پیربنک شاہ۔ دارجلنگ۔ رنگ پور۔ بہانت پورہ۔ مولوی پاڑہ۔ احمدی پاڑہ
	مورابیل۔ بہرائیل۔ بشنو پور۔ کروڈرا۔ ڈبرو گڈھ۔ آسام شیلانگ۔ تہتائی۔ آسام۔ بنکورا۔ سیگن نیر۔ بدرگڈھ۔
سی۔ پی	ناگپور۔ بھوپال۔
بمبئی	بمبئی۔ پونا۔
حیدرآباد دکن	یادگیر۔ رائچور۔ نندید
میسور	اوٹ کور۔ شیموگہ۔ بنگلور۔ ننڈگڈھ
مدراس مالابار	مدراس۔ کوڈالی۔ ساتان کولم
سیلون	سیلون
برما۔ پورٹ بلیر	رنگون۔ میموں۔ بگو
بیرون ہند	آبادان۔ عدن۔ جدہ۔ کبابیر۔ حیفا۔ قاہرہ۔ ماریشس۔ زنجبار۔ نیمباسہ۔ کلنڈنی۔ دارالسلام۔ میگاڈی۔ گولڈکوسٹ۔ نائیجریا۔ لنڈن۔ پٹرزبرگ۔ رنگاگو۔ انڈیاناپولس۔ سینٹ لوئیس۔ مشگن۔ نیویارک۔ برائٹ۔ کلیولینڈ۔ کولمبس۔ اسٹیسن۔ بین ویلا۔ ڈیٹون۔ اکرن۔ سنسناٹی۔ ہومسٹڈ۔ واشنگٹن۔ بریڈک۔ پیٹنگس ٹاؤن۔ آسٹریلیا۔ جاوا

احمدی حجاج کی سہولت کیلئے اعلان

احمدی حجاج کی سہولت کیلئے اس سال خاص طور پر انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سال حج کے لئے جانا چاہیں اگر وہ مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ تو ان کی سہولت کا ہر ممکن انتظام کر دیا جائیگا۔ مینجر صاحب اخبار سالار ڈنکن روڈ ۲۲۵ بائیکلا بمبئی نمبر ۸۔

خاکسار۔ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر اخبار الحکم۔ قادیان

شاہ جارج پنجم کی تدفین کا رقت انگیز منظر

لاکھوں انسانوں کا اجتماع

لنڈن ۲۷ جنوری - آج برطانیہ کے باشندوں نے ملک معظم آنجہانی کے لئے دعائے مغفرت کی کلیساؤں، سکولوں اور دیگر درسگاہوں اور جہازوں میں دعائے مغفرت مانگی گئی - دس لاکھ انسانوں نے اس اجتماع میں شرکت کی - ویسٹ منسٹر ہال میں زبردست اجتماع ہوا - اس سے قبل کبھی ایسا اجتماع نہیں ہوا - میلوں تک انسانوں کے سر ہی سر دکھائی دیتے تھے - تمام لوگ ایک نظام اور ایک ترتیب سے حرکت کر رہے تھے - ہر شخص سیاہ نشان لگائے ہوئے تھا - بعض عورتوں سے گہرے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوتے تھے - اور تمام مردوں نے سیاہ نکٹائیاں لگائی ہوئی تھیں - ان لوگوں میں بہت سے سابق سپاہی اور افسر تھے - جنہوں نے تمغے لگائے ہوئے تھے - خاندان کے خاندان اظہار عقیدت کے لئے پرے جمائے کھڑے تھے - سکاؤٹ، گرل گائیڈز اور فوج کے لوگ اور عوام شانہ بشانہ کھڑے ہوئے تھے - بہت سے لوگ ہال سے نکل کر ویسٹ منسٹر اور سنٹ مارگریٹ چرچ کی تلاش میں تھے - تاکہ وہاں جا کر بادشاہ کے لئے دعا کریں - چونکہ لوگ بڑی تعداد میں آئے ہوئے تھے - اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ویسٹ منسٹر ہال تمام رات کھلا رہے آج شام شاہی خاندان کے افراد اچانک ہی ویسٹ منسٹر ہال میں آئے - اور شاہی خاندان کی تین نسلوں کے افراد نے شاہ آنجہانی کے آخری دیدار کئے - یہ پہلا موقعہ ہے کہ شاہ کے کسی پوتے پوتی نے ان کے مرنے کے بعد ان کے آخری دیدار کئے ہوں - ہالینڈ - لتھونیا - روس - افغانستان - جاپان - ترکی اور اطالیہ کے نمائندے رسم تدفین میں شرکت کے لئے پہونچ گئے تھے - ان کے علاوہ شاہ بلغاریہ، شہزادہ پال بھی پہونچ گئے - سب کا خیر مقدم وکٹوریہ سٹیشن پر ڈیوک آف گلاسٹر اور ڈیوک کنٹ نے کیا - بلجیم - ڈنمارک اور رومانیہ کے بادشاہ بھی پہونچ گئے ہیں - تدفین کے وقت شہنشاہ ایڈورڈ ہشتم بحری وردی میں ملبوس ہوں گے :

تدفین کی رسوم کی ادائیگی

لنڈن ۲۸ جنوری - ویسٹ منسٹر ہال میں جب وائرلیس کے اشارے پر ٹھیک پونے دس بجے ملک معظم کا جنازہ اٹھایا گیا - تو شہر میں مکمل سکوت طاری تھا - جس کو ہائیڈ پارک میں توپوں کی آواز اور ہزاروں انسانوں کے پاؤں کی چاپ توڑنے کی کوشش کر رہی تھی - جس توپ گاڑی پر بادشاہ کا تابوت رکھا ہوا تھا - اسے ملاح چلا رہے تھے - کیونکہ ملک معظم کو بحری زندگی سے بڑی دلچسپی تھی - اور وہ خود "ملاح بادشاہ" کے نام سے مشہور تھے - خواتین کے سوا سب لوگ پیدل چل رہے تھے - بینڈ بجانے والا دستہ، خانگی سوار لیا کا دستہ - نضائی محکمہ کا دستہ، مستعمرات کے بحری افسر، مقامی فوج جو پہلی دفعہ کسی شاہی تقریب میں حصہ لے رہی تھی - انڈین سروس رائل ٹینک کورز، پیدل فوج - توپخانہ کے افسر سب اپنے اعلیٰ افسروں کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے - انگلستان کے بینڈ کے ساتھ ساتھ آئرستان کا بینڈ اور کوہستانی باجے بھی تھے - پیڈنگٹن کے سٹیشن پر پہونچ کر محافظ ملاح دستہ کے افسروں نے شاہی تابوت کو آہستہ سے خاص کمرے میں رکھا - اور شاہی خاندان کے افراد ٹرین میں بیٹھ کر ونڈسر کو روانہ ہو گئے - جب گاڑی دریائے ٹیمز کا پل عبور کر کے ونڈسر کے علاقہ میں داخل ہو رہی تھی - تو راؤنڈ ٹاور میں سینٹ پال کا گھنٹہ جو صرف بادشاہ کی وفات پر بجایا جاتا ہے - ایک سو ایک دفعہ بجایا گیا - سٹیشن سے ماتمی جلوس اس راستے سے گزرا - جو بادشاہوں کے لئے مخصوص ہے - تمام راستے میں باقاعدہ فوج استادہ تھی - ہر پندرہ گز کے بعد بنفشی اور سیاہ رنگ کی کریپ کے جھنڈے گاڑے گئے تھے -

سینٹ جارج کے گرجا میں بادشاہ کو سپرد خاک کرتے وقت نہایت مؤثر واقعات رونما ہوئے اول یہ کہ جب بادشاہ کو دفنا سکے گے - تو شاہ ایڈورڈ ہشتم نے چاندی کا برتن لے کر اپنے باپ کے تابوت پر سب سے پہلے مٹی ڈالی - اور اس کے بعد ایک نقیب نے ملک معظم آنجہانی کے خطابات سنائے جب ماتمی جلوس گرجا کے مغربی دروازہ میں شامل ہوا - تو پادریوں نے افتتاحی گیت گانا شروع کیا - تابوت کو معبد کے ایک کونے میں رکھدیا گیا - اور شاہ ایڈورڈ ہشتم اور ملکہ میری سر کی طرف کھڑے اور ارل مارشل لارڈ سٹیورڈ گارٹر پاؤں کی طرف - دیگر ماتم گسار بادشاہ اور ملکہ کے عقب میں کھڑے تھے - اور معبد کا باقی حصہ مخصوص شاہی سپاہیوں اور غیر ملکی فرمانرواؤں سے بھرا ہوا تھا گرجا گھر کے وسط میں ایک ہزار معزز ماتم گسار کھڑے تھے - جنہیں خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا - ونچسٹر کے بشپ نے جو دین عیسوی کا مجتہد ہے - انجیل کا اکیسواں باب پڑھا - اس کے بعد ایک گیت گایا جس کا ترجمہ "تم میرے ساتھ رہو" تھا - آرچ بشپ آف کنٹربری نے رسم تدفین کی ادائیگی کی خاص دعا مانگی - اس کے بعد تابوت کو ٹھیک ڈیڑھ بجے جبکہ تمام انگلستان میں دو منٹ کے لئے خاموشی چھا گئی تھی - مدفن میں اتار دیا گیا -

اس کے بعد تابوت پر مٹی ڈالی گئی - اور ملک معظم شاہ ایڈورڈ ہشتم نے انتہائی رقت اور وفور جذبات کے ساتھ اپنے باپ کے تابوت پر مٹی ڈالی - اس کے بعد ایک گیت گایا جس کا عنوان تھا - ع

سنا اک نغمہ میں نے آسماں سے

علاوہ ازیں ایک بار اور دعا کی گئی - اور ایک گیت اور گایا گیا جس کا عنوان تھا "خدا میرے دل میں موجود رہے" - آرچ بشپ آف کنٹربری نے دعائے مغفرت مانگی - اور دعا ساز کی تنہا نوائی کے بعد ختم ہو گئی - تمام گیت بغیر ساز کے گائے گئے - بادشاہ کو ایک امیر البحر کے اعزاز کے ساتھ دفن کیا گیا -

غیر ممالک میں ماتم اور تعزیتی جلسے

روم ۲۸ جنوری - آج شاہ جارج پنجم کی تدفین کے موقع پر مسولینی نے ماتمی لباس پہنا - اور شاہ جارج نے جو اعزازی نشان اس کو اپنی زندگی میں دیا تھا - وہ بھی لگایا - انگلیکن چرچ میں شاہ جارج کے لئے دعا کی گئی - شاہ اٹلی، مسولینی اور دیگر سرکاری افسروں نے شمولیت کی - لوگوں کا ایک اجتماع کثیر چرچ کو جانے والے راستے کے دونوں طرف کھڑا تھا - جب اطالوی فوج کے ایک دستے نے گارڈ آف آنر دیا - فوجی باجہ بجنے لگا - اور اس کے ذریعے اٹلی اور برطانیہ کا قومی راگ گایا گیا

برلن ۲۸ جنوری - آج انگلش چرچ برلن میں شاہ جارج کے لئے دعا کی گئی - ہٹلر - گوئرنگ گوبلز اور جرمن کیبنٹ کے دیگر ارکان معہ برطانوی سفیر مقیم برلن اس میں شامل ہوئے -

فرڈی ننڈ سابق شاہ بلگیریا، سابق ولیعہد جرمنی اور شہزادہ آگسٹ ولیم بھی دعا میں شریک ہوئے - مؤخر الذکر شہزادہ اپنے باپ سابق قیصر جرمنی کا نمائندہ بن کر دعا میں شریک ہوا - جرمنی کی تمام سرکاری عمارتوں اور جرمن جہازوں پر جھنڈا سرنگوں کر دیا گیا :

کوپن ہیگن ۲۸ جنوری - ڈنمارک کی تاریخ میں پہلی دفعہ برطانوی جھنڈے سرنگوں کئے گئے - چرچوں میں شاہ جارج کے لئے دعا کی گئی -

عدیس آبابا ۲۸ جنوری - برطانوی سفارت خانہ کے صحن میں شاہ جارج کے ماتم کے سلسلے میں ماتمی جلسہ منعقد کیا گیا - برطانوی افسروں اور برطانوی باشندوں کے علاوہ ولی عہد سلطنت حبشہ اور ابی سینیا کے بہت سے ممتاز لیڈر اور افسر بھی شامل ہوئے :

ماتمی ہجوم کے دیگر ضروری کوائف

لنڈن ۲۸ جنوری - سینٹ جارج گرجا کے پھاٹک پر ڈین آف ونڈسر کو شاہی جنازہ وقت مقررہ سے پون گھنٹہ لیٹ ملا - نماز جنازہ ادا کی گئی - اور اس کے بعد جب لاش کو قبر میں اتارا جا رہا تھا - آرک بشپ آف کنٹربری نے اختتامی الفاظ ادا کئے - اور شاہ ایڈورڈ ہشتم نے لاش پر نقرئی صراحی سے مٹی چھڑکی - یہ مٹی فراگ مور کے شاہی قبرستان سے لائی گئی تھی - ویسٹ منسٹر سے پیڈنگٹن تک چار میل کا فاصلہ ہے - اور وہاں تک لاش کے جلوس کے ساتھ جانیوالے تمام لوگ پیدل چلتے گئے - بوڑھوں پر پیدل چلنے کا خراب اثر پڑا - مگر چونکہ بادشاہ بنفس نفیس پیدل چلے جا رہے تھے - اس لئے ان کی بھی اس سے حوصلہ افزائی ہوئی - شاہ ایڈورڈ نے پیدل آہستہ آہستہ چار میل کا راستہ طے کیا - واپسی پر ماتم کنندگان کو کھانا کھلایا گیا - شاہ ایڈورڈ اور ملکہ میری کی شکل زرد پڑ گئی تھی - اور دونوں تھکے ہوئے معلوم دیتے تھے - دوسری موٹر کار میں چار غیر ملکی بادشاہ تھے ان کے بعد دیگر موٹر کاریں آئیں - جن میں باقی ...

موتی سرمہ کی دھوم

آج دنیا اس بات کو سن چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے ضعف بصر، ککرے، جلن، پھولا، جالا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (عہ۲) محصول ڈاک علاوہ۔

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ "آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کروایا گیا، اور اللہ تعالےٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہو گئے ہیں، اب وہ غربا میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بذریعہ خط ہذا بذریعہ وی پی بھیج دیجئے"

اکسیر البدن کا معجزانہ اثر

بلاشبہ دل میں نئی امنگ، اعضا میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا، کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، نیز یہ اکسیر ملیریا بخار کو رد کرنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کیلئے اپنی نظیر آپ ہی ہے ایکماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے، محصول ڈاک علاوہ

جناب ملک شیر محمد خانصاحب رئیس کوٹ رحمت خاں ڈاکخانہ مومن

ضلع شیخوپورہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے جسم میں جس قدر خطرناک عوارض تھے، مثلاً فالج، پسلی کا درد، پیشاب کا جلن سے آنا، اکسیر البدن کے ذریعہ سب کو آرام آ گیا، آپ جس دیانت داری سے ادویات تیار کرتے ہیں، اس کی اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، آپ کی ادویات کی تعریف جو اشتہاروں میں درج ہے ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں"

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی

انڈین ملٹری ہسپتال علی پور (کلکتہ) سے لکھتے ہیں کہ "میں نے اپنے ایک دوست کیلئے آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کی سفارش کی تھی، انہوں نے آپ سے منگوا کر اس کا استعمال کیا، میں اس کے نتیجہ کا منتظر تھا، کل ہی ان کا خط ملا، وہ نہایت خوشی سے اس کا اظہار کرتے ہیں کہ انہیں اکسیر البدن سے بہت فائدہ ہوا، میں آپ کو اس ایجاد پر مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اکسیر البدن اور بذریعہ وی پی بھیجکر مشکور فرمائیں"

جناب شیخ فخر الدین صاحب ہزاری زمیندار کورائی، ضلع کیمل پور

سے لکھتے ہیں کہ "ملیریا بخار کے بعد اکسیر البدن نے بہت فائدہ دیا، لہٰذا ایک شیشی اور بذریعہ وی پی جلد بھیجدیں"

پتہ ملنے کا: **منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب**

عمل جراحی میں حیرت انگیز ایجاد

"دلروز" رجسٹرڈ

ہمیشہ جراحی سے بچاتی ہے

دلروز ناسور، سور، مغلائی پھوڑا، ہر قسم کی داد، چنبل، گوٹ اور خنازیر، طاعون، ناسور، بھگندر، سولی اور ہر قسم کے غدود اور گلٹی کو تحلیل کرنے کی تیر بہدف اور بے نظیر دوائی ہے۔ ہر قسم کے زہریلے جانور کے ڈسے کا اور دیوانہ سگ کاٹے کا بے مثل علاج ہے۔ یہ دوائی جیسی انسان کیلئے مفید ہے ویسے ہی حیوان اور پرند کیلئے بھی مفید ثابت ہوئی ہے۔ دوران استعمال میں زخم کو باندھنے کی ضرورت ہے اور نہ نہانے کی ممانعت اور نہ پرہیز۔ خراب سے خراب زخم میں اس کا استعمال زخم کی سوزش درد اور خون کے اجراء کو فوراً بند کرتا ہے۔ معمولی پھنسی پھوڑے پر اس کا ایک دو دفعہ لگا دینا کافی ہے۔ اس دوائی کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔ یہ دانت درد، سر درد اور دیگر اعضا کی دردوں کے لئے بھی اکسیر ثابت ہوئی ہے۔

قیمت فی شیشی کلاں دو روپیہ اور فی شیشی خورد ایک روپیہ محصول ڈاک ذمہ خریدار

المشتہر

طاہر الدین اینڈ سنز انار کلی لاہور

مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ "سلسلہ کتب اسلام" مصنفہ چوہدری محمد شریف صاحب مولوی فاضل

کے متعلق تحریر فرماتے ہیں: "یہ کتابیں احمدی بچوں اور بچیوں کے لئے نہایت مفید ہیں۔ بلکہ اس میں ایسے مسائل بھی آ گئے ہیں۔ جن کے جاننے کی بڑوں کو بھی ضرورت ہے۔ اور ان کی سلیس عبارت کی وجہ سے عام فہم ہیں۔ جن سے ہر طبقہ کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب ان کے مصنف اور ناشر صاحبان کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ جس سے ایسی تصنیفات کی تالیف و اشاعت کو مدد پہنچ سکے گی" (سید محمد سرور شاہ صاحب) جامعہ احمدیہ

قیمت مکمل سٹ ۱۴؍

اس کے علاوہ دوسرے تاجر کتبوں کی کتابیں بھی

نصیر بک ایجنسی قادیان سے منگوائیں

ملیریا یعنی موسمی بخار کا حکمی علاج

سردی سے بخار کا چڑھنا۔ سر میں درد ہونا۔ قبض کی شکایت اور پیاس کا لگنا۔ باری سے چڑھنا یا چوتھیا۔ بخار کے لئے ہماری تیار کردہ دوا ملیرین اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ اس شہرہ آفاق دوا نے ملیریا کے ہزارہا مریض صحتیاب کر دیئے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ علاوہ ڈاک خرچ اکسیر تاپ تلی عموماً بخار سے بعض مریضوں کی تلی بڑھ جاتی ہے۔ جس سے مریض کو بہت تکلیف ہوتی ہے بھوک کم لگتی ہے۔ قبض عام طور پر رہتی ہے۔ مریض کام کرنے سے جی چراتا ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے تاپ تلی اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ قیمت فی بوتل ایک روپیہ چار آنے۔ علاوہ ڈاک خرچ۔ فہرست مفت طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

منیجر فاروقی یونانی دواخانہ۔ فاروق گنج بیرون دروازہ شیرانوالہ لاہور

وصیتیں

نمبر ۴۴۱۴:۔ منکہ لعل الدین احمد ولد میاں محمد الدین صاحب قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۰ء ساکن سیال کوٹ حال کمپالہ ڈاک خانہ کمپالہ یوگنڈا ملک مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

۱۔ ایک مکان پختہ واقعہ کمپالہ قیمتی -/۱۳۰۰۰ شلنگ (تیرہ ہزار) (۲) کوآپریٹو سٹور کمپالہ یوگنڈا کے ۱/۱۰ حصہ کا مالک ہوں۔ (۳) ایک -/۷۰۰ شلنگ کا پوری رقم کا ادا کیا ہوا فارسٹری بانڈ واقعہ نیوزی لینڈ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کرلوں تو اس قدر روپیہ حصہ وصیت کردہ سے منہا کردیا جائیگا نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ میری اگر کوئی جائداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو مقرر نہیں بڑھتی گھٹتی رہتی ہے۔ اس وقت اوسطاً ۹ سو شلنگ ماہوار ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ لعل دین احمد احمدی بقلم خود ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء کمپالہ یوگنڈا برٹش ایسٹ افریقہ گواہ شد:۔ ملک نصر اللہ خان ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء۔ گواہ شد:۔ مبارک احمد احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ۱۱ جولائی کمپالہ مشرقی افریقہ۔

نمبر ۴۴۷۰:۔ منکہ چراغ الدین ولد نظام الدین قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی حال کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ البتہ ایک ہزار شلنگ نقد میرے پاس جمع ہیں جن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۱۵۰ شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام کرتا ہوں اگر بوقت وفات میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ۱۰۰ شلنگ میں نے یکمشت نقد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بوساطت محاسب صاحب یوگنڈا کردیا ہے۔ جو کہ ایک ہزار شلنگ کا دسواں حصہ ادا ہوا۔ آمد کا دسواں حصہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ العبد:۔ چوہدری چراغ الدین احمدی پرسنل کلرک کمپالہ یوگنڈا۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد عفی عنہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ حال کمپالہ۔ گواہ شد:۔ ملک نصر اللہ خان احمدی کمپالہ ۲۶

نمبر ۳۹۱۳:۔ منکہ شبیر محمد ولد الٰہی بخش صاحب قوم کشمیری پیشہ تجارت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت غالباً ۱۹۰۹ء ساکن اصل لاہور اندرون موچی دروازہ نواں محلہ حال ویسٹ آسٹریلیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بحق وصیت داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان قیمت ۵ پانچ ہزار روپیہ ایک موٹر کار قیمت پانچ صد روپیہ۔ تجارتی مال پانچ صد کل جائداد چھ ہزار کی ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

العبد:۔ شبیر محمد موصی مذکور دستخط اردو و انگریزی۔

گواہ شد:۔ محمد حسن صوفی بن حاجی موسیٰ خان افغان۔

نمبر ۴۴۴۷:۔ منکہ محمد صادق ولد محمد طفیل صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۲۸ دسمبر ۱۹۲۷ء ساکن محلہ دارالانوار قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری تنخواہ اس وقت دس روپے ماہوار ہے جس کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت کرتا ہوں۔ اور میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ اگر مرنے کے بعد میری کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد:۔ محمد صادق بقلم خود کارکن نظارت کار خاص ۱۲ گواہ شد:۔ خاکسار حشمت اللہ انچارج نور ہسپتال۔ قادیان ۱۲ گواہ شد:۔ برکت اللہ احمدی پوسٹل کلرک حال قادیان۔

نمبر ۴۴۱۱:۔ منکہ فیروز بیگم زوجہ ڈاکٹر لعل دین احمد صاحب قوم بھٹی راجپوت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۷ء ساکن کمپالہ ڈاک خانہ پوسٹ بکس ۲۹۲ کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے:۔ ۱۔ زیور طلائی ۱۲ تولہ (۲) مہر ۸۰۰ شلنگ (چار صد روپیہ) اس کے علاوہ میری اور کوئی جائداد نہیں۔ میں اس مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس میں سے پچاس روپے (نقد) یعنی ۸۰ شلنگ اس وقت ادا کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے کے بعد کوئی مزید جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ فیروز بیگم۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد احمدی مبلغ سلسلہ عالیہ کمپالہ ۸ گواہ شد:۔ لعل دین احمد۔ احمدی خاوند موصیہ کمپالہ یوگنڈا۔

نمبر ۴۳۹۷:۔ منکہ خان محمد ولد وزیر خان صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۹ء ساکن لوہر یوالہ ڈاکخانہ وزیر آباد تحصیل خاص ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۱۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت اراضی ۱۱ کنال واقعہ موضع لوہر یوالہ قیمتی -/۵۰ روپیہ۔ اور ۱ کنال واقعہ موضع مانسے والہ قیمتی -/۱۱۰۰ روپیہ۔ ۵ کنال واقعہ موضع شادیوال قیمتی -/۷۵ روپے ایک مکان سکونتی معہ بیٹھک واقع موضع لوہر یوالہ قیمتی -/۱۴۰۰ روپیہ۔ یک کنال زمین سفید واقع قادیان محلہ دارالرحمت قیمت -/۲۵۰ روپیہ۔ کل جائداد -/۲۷۷۵ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں میں -/۵۰ روپیہ ماہوار پاتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں گا۔ اگر کوئی رقم بمد وصیت جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو وہ رقم منہا ہوگی۔ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۳۵ء۔

العبد:۔ خان محمد ولد وزیر خان قوم جٹ وڑائچ ساکن لوہر یوالہ تحصیل وزیر آباد۔ بقلم خود۔ گواہ شد:۔ غلام احمد خان ولد نتھے خان راجپوت ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ پاکپٹن سٹی وعرضی ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد:۔ نور محمد ولد بہادر علی قوم راجپوت ساکن پاکپٹن ضلع منٹگمری کاتب

نمبر ۴۴۷۲:۔ منکہ محمد شریف ولد منشی اللہ بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن حال کمپالہ مشرقی افریقہ یوگنڈا بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت کوئی جائداد نہیں۔ (۲) میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت ایک سو شلنگ ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ محمد شریف۔ گواہ شد:۔ شیخ مبارک احمد احمدی عفی عنہ مبلغ سلسلہ احمدیہ حال کمپالہ۔ گواہ شد:۔ لعل دین احمد احمدی میڈیکل پریکٹیشنر کمپالہ یوگنڈا مشرقی افریقہ۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ آج پولیس اور طلبا میں تصادم ہوگیا۔ پولیس نے طلبا کو روکنے کے لئے ان کے گرد گھیرا ڈالا۔ لیکن انہوں نے پولیس پر حملہ کر دیا اور پولیس نے گولی چلا دی۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ امید کی جاتی ہے کہ مسٹر سبھاش چندر بوس ۱۰ مارچ تک بمبئی پہنچ جائیں گے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ کونسل آف سٹیٹ کا اجلاس ۱۷ فروری کی بجائے ۱۵ فروری کو ہوگا۔

لکھنؤ ۲۹ جنوری۔ لکھنؤ میونسپل بورڈ نے کانگرس کے اجلاس کے لئے بجلی اور پانی وغیرہ کا انتظام کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ منظور کیا تھا۔ اور پانچ ہزار کے دیگر اخراجات برداشت کرنے بھی منظور کئے تھے۔ لیکن کمشنر نے فیصلہ کیا ہے کہ بورڈ ہرگز روپیہ خرچ نہیں کرسکتا۔ بورڈ کے اجلاس میں کمشنر کے اس حکم پر عمل نہ کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج صوبہ کے مختلف اضلاع سے آنے والے جتھے جو ایک سو پچاس سکھوں پر مشتمل تھے گرفتار کئے گئے۔ آج تک گرفتاریوں کی تعداد ۱۰۶۵ تک پہنچ چکی ہے۔

احمد آباد ۲۹ جنوری۔ مسٹر گاندھی کی صحت اب تسلی بخش بتائی جاتی ہے۔ اس وقت ان کا وزن ۱۰۸ پونڈ ہے۔ ڈاکٹر ان کے خون کے دباؤ کا معائنہ کریں گے۔

کلکتہ ۲۹ جنوری۔ بنگال لجسلیٹو کونسل کے آئندہ اجلاس میں جو ۱۲ فروری کو شروع ہوگا۔ ستر غیر سرکاری بل پیش کرنے کے نوٹس دئے گئے ہیں۔ ایک بل اس مطلب کا پیش کیا جائے گا۔ کہ عورتوں کے خلاف جرائم کے مرتکب اشخاص کو کوڑے لگائے جانے کی سزا دی جائے۔

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ طلبا کے کل کے مظاہرہ میں تین طالب علم زخمی ہوئے۔ جو آج جاں بحق ہو گئے۔ پولیس نے ۴۱ طلبا کو گرفتار کیا ہے۔ مصری یونیورسٹی غیر معین طور پر بند کر دی گئی ہے۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج شاہی مسجد سے مسجد شہید گنج میں نماز ادا کرنے کے لئے چھ اور سات مسلمان نوجوانوں پر مشتمل نصف گھنٹے کے وقفہ سے یکے بعد دیگرے دو جتھے نکالے گئے۔ جنہیں پولیس نے چوک ہیرا منڈی میں گرفتار کر لیا۔

روما ۲۹ جنوری۔ سائینور مسولینی نے جرنیل بڈاگلیو۔ اطالوی افواج اور اریٹریا کی افواج کی جنہوں نے جنگ ٹمبین میں حصہ لیا۔ ایک بحری پیغام میں بے حد تعریف کی ہے۔ مسولینی نے اس پیغام میں لکھا ہے کہ ٹمبین کی فاتحانہ جنگ نے دشمنوں کو اس قابل نہیں چھوڑا۔ کہ وہ شمالی محاذ پر اطالوی افواج کی صفوں کو توڑ سکیں۔ اندازہ کیا جاتا ہے۔ کہ تازہ اقدام میں پانچ ہزار سے زائد حبشی ہلاک اور مجروح ہوئے۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ پنجاب یونیورسٹی ۱۹۳۶ء کے امتحانات حسب ذیل تاریخوں سے شروع ہوں گے۔ میٹریکولیشن ۱۰ مارچ ۱۹۳۶ء کو انٹرمیڈیٹ ۱۴ اپریل۔ بی اے اور بی ایس سی ۱۶ اپریل۔ ایم اے اور ایم ایس سی ۲۰ اپریل۔

کان پور ۲۹ جنوری۔ کان پور کے نزدیک ایک پولیس چوکی میں رات کے وقت آگ لگ گئی۔ جس کے نتیجہ میں دو سو کارتوس ۲۰ رائفلیں اور کئی کانسٹیبلوں کا سامان جل گیا۔ پانچ کنسٹیبل خفیف طور پر مجروح ہوئے۔

لنڈن ۲۹ جنوری۔ مصنفین کی ایسوسی ایشن کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے پنڈت جواہر لال نہرو نے کہا۔ کہ ہمیں اس امر سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہندوستان میں بے شمار زبانیں بولی جاتی ہیں۔ ہندوستان کو سب سے زیادہ وحدت زبان حاصل ہے۔ رسم الخط کے متعلق اظہار خیال کرتے ہوئے پنڈت صاحب نے کہا۔ کہ لاطینی رسم الخط کو اختیار کر کے ہندوستان دیگر ممالک سے بہت زیادہ قرب حاصل کر سکتا ہے۔

عدیس آبابا ۲۹ جنوری۔ اطالوی افواج کی غیر متوقع پیش قدمی حبشہ کے لئے تشویش کا موجب بن رہی ہے۔ اطالوی پیش قدمی کی اصل وجہ یہ ہے۔ کہ ڈولو کے قریب اطالوی ٹینکوں سے حملہ کر رہے تھے اگر حبشہ کے افسروں نے جس پیادہ فوج کو ان کے مقابلے پر متقرر کر رکھا تھا۔ اس نے مجوزہ تدابیر پر عمل نہ کیا۔ حبشی افسروں کا بیان ہے۔ کہ حبشی افواج کی پسپائی تدابیر حربیہ کے ماتحت عمل میں آئی ہے۔ اور اس پسپائی سے حبشی افواج کے حوصلے پست نہیں ہوئے۔

عدیس آبابا ۲۹ جنوری۔ ایمبولینس کاروں پر اطالوی طیاروں نے پھر بمباری کی ہے۔ جس کی وجہ سے ریڈ کراس سوسائٹی سویڈن کے تین ارکان شدید طور پر مجروح ہوئے

لکھنؤ ۲۹ جنوری۔ لکھنؤ یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے تین سوشلسٹ طلبا کو یونیورسٹی سے خارج کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ معاملہ یو پی کونسل میں پیش کیا جائیگا

کینٹن ۲۹ جنوری۔ کیو چو سرکاری افواج سے خونریز جنگ کے بعد اشتراکیوں نے کویٹنگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اشتراکی جمع کی تعداد بیس ہزار ہے۔ باوجود شدید نقصان کے ہر مزاحمت کا قلع قمع کرتے ہوئے بڑھے چلے آرہے ہیں۔

بصرہ (بذریعہ ڈاک) عراق سے مکہ معظمہ تک ایک سڑک تعمیر کی جا رہی ہے حکومت عراق کی کوشش ہے کہ آئندہ حج پر جانے والے زائرین کے لئے سڑک مکمل کی جا سکے

مدراس ۲۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے اندھرا یونیورسٹی کے وائس چانسلر سر رادھا کرشن مستعفی ہو رہے ہیں۔ انہیں آکسفورڈ یونیورسٹی میں پروفیسر بنایا جائے گا۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ سیٹھ گوونداس ایم ایل اے اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں پنڈت جواہر لال نہرو پر الزام کے متعلق بنگال گورنمنٹ کے غیر تسلی بخش جواب پر بحث کرنے کے لئے تحریک التوا پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے۔

لاہور ۲۹ جنوری۔ آج گوردوارہ ڈیرہ سے سکھوں کے جس قدر جتھے نکلے ان میں سے پہلے جتھے کی رہنمائی سردار سمپورن سنگھ ایم ایل سی نے کی۔ سردار سمپورن سنگھ کے جتھے اور دوسرے جتھوں کو سنٹرل جیل میں سٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا گیا اور انہیں حسب معمول تا برخواست عدالت قید محض کا حکم سنایا گیا۔

قاہرہ ۲۹ جنوری۔ صدر جمہوریہ ترکی مصطفٰے کمال پاشا نے مصر کے وزیر اوقاف پر اس الزام میں دعویٰ دائر کیا ہے کہ وزارت اوقاف نے وقف کی وہ رقم جمہوریہ ترکی کو دینی بند کر دی ہے۔ جو خلافت عثمانیہ کے زمانے میں ترکی کو ملتی تھی۔ دعویٰ میں مصطفٰے کمال پاشا نے اپنے آپ کو مسلمانوں کا امیر قرار دیتے ہوئے اپنے آپ کو اس آمد کا جائز حق دار قرار دیا ہے۔

سواتو (چین) چین اور جاپان کی کشیدگی کے سلسلہ میں دو اور جاپانی تباہ کن جہاز سواتو پہنچ گئے ہیں۔ اس وقت اس بندرگاہ پر جاپان کے چھ جنگی جہاز ہیں۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ جنوبی افریقہ کے ایک لیڈر مسٹر بھوانی ننڈ نے پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ۔ مسٹر رضا علی جنوبی افریقہ میں بہت غیر دلعزیز ہو گئے ہیں۔ اس لئے انہیں جلد واپس بلا لیا جائے گا۔

راولپنڈی ۲۹ جنوری۔ مسلمانان راولپنڈی نے جامع مسجد میں اجلاس منعقد کر کے اس امر کا فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسجد شہید گنج لاہور میں نماز ادا کرنے کے لئے راولپنڈی سے بھی جتھے بھیجے جائیں۔

جبلپور ۲۹ جنوری۔ جبل پور سے تیرہ میل کے فاصلہ پر ایک دریا کے پل پر سے گزرتے وقت ایک موٹر پسل کر دریا میں گر گئی۔ جس کے نتیجہ میں سات مرد عورتوں اور بچوں سمیت دریا میں ڈوب گئے۔

نئی دہلی ۲۹ جنوری۔ نادر شاہ سابق شاہ افغانستان کے بھائی شاہ ولی خان جو کچھ سال پیرس میں افغان سفیر کے فرائض سرانجام دیتے رہے ہیں۔ کابل واپس آرہے ہیں

امرتسر ۲۹ جنوری۔ گیہوں تیار ۲ روپے ۴ آنے ۳ پائی۔ نخود تیار ۲ روپے ۱ آنہ سونا دیسی ۳۵ روپے ۶ آنے چاندی دیسی ۵۱ روپے ۴ آنے ہے۔

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کی۔ ایڈیٹر غلام نبی